Postal Reg. No. L/P/ GDP-1 DEC 2007

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 56

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 17

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالرامریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالرامریکن

8 ربیع الثانی 1428 ہجری 26 شہادت 1386 ہش 26 اپریل 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان 20 اپریل 2007 (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور پُر نور نے مسجد بیت الفتوح میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت القدوس کے حوالہ سے احباب جماعت کو نصائح فرمائیں۔ احباب حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں

ارشاد باری تعالیٰ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ وَمَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّہٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ مَازَکٰی مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا وَّلٰکِنَّ اللّٰہَ یُزَکِّیْ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ۔ (سورۃ النور آیت ۲۲)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! شیطان کے قدموں پر مت چلو اور جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلتا ہے تو وہ تو یقیناً بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں کا حکم دیتا ہے اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہو تو تم میں سے کوئی ایک بھی کبھی پاک نہ ہو سکتا۔ لیکن اللہ جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کچھ دعائیہ کلمات سکھائے اور دعائیہ کلمات سکھانے میں آپ کا انداز وہ نہ ہوتا تھا جو تشہد سکھاتے وقت ہوتا تھا۔ وہ کلمات یہ ہیں کہ:

"اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت پیدا کر دے اور ہماری اصلاح کر دے اور ہمیں سلامتی کی راہوں پر چلا اور ہمیں اندھیروں سے نجات دے کر نور کی طرف لے جا۔ اور ہمیں ظاہری اور باطنی فواحش سے بچا۔ اور ہمارے لئے ہمارے کانوں میں، ہماری آنکھوں میں، ہمارے دلوں میں، ہماری بیویوں میں اور ہماری اولادوں میں برکت رکھ دے۔ اور ہم پر رجوع برحمت ہو۔ یقیناً تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر کرنے والا اور ان کا ذکر خیر کرنے والا اور ان کو قبول کرنے والا بنا اور اے اللہ ہم پر وہ نعمتیں مکمل فرما"

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب التشہد)

☆...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ لوگوں میں سے کون افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہر مخموم القلب اور صدوق اللسان۔ اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی ہمیں صدوق اللسان کا تو علم ہے یہ مخموم القلب کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاک و صاف دل جس میں کوئی گناہ کوئی کجی اور کوئی بغض کینہ اور حسد نہ ہو۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الزہد باب الورع والتقویٰ)

☆...... ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اپنے بھائی کے خلاف جاسوسی نہ کرو دوسروں کے عیبوں کی ٹوہ میں نہ لگے رہو۔ ایک دوسرے کے سودے نہ بگاڑو اور اللہ کے مخلص بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔

(مسلم باب تحریم الظن و بخاری کتاب الادب)

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

☆...... "بعض گناہ ایسے باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان میں مبتلا ہوتا ہے اور سمجھتا ہی نہیں۔ جوان سے بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اسے پتہ نہیں لگتا کہ گناہ کرتا ہے مثلاً گلہ کرنے کی عادت ہوتی ہے ایسے لوگ اس کو بالکل معمولی اور چھوٹی سی بات سمجھتے ہیں حالانکہ قرآن شریف میں اس کو بہت ہی برا قرار دیا ہے چنانچہ فرمایا ہے اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ۔ (سورۃ الحجرات آیت 13) خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے کہ انسان ایسا کلمہ زبان پر لاوے جس سے اس کے بھائی کی تحقیر ہو اور ایسی کارروائی کرے جس سے اس کو حرج پہنچے۔ ایک بھائی کی نسبت ایسا بیان کرنا جس سے اس کا جاہل اور نادان ہونا ثابت ہو یا اس کی عادت کے متعلق خفیہ طور پر بے غیرتی یا دشمنی پیدا ہو یہ سب برے کام ہیں" (تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد چہارم صفحہ 219 زیر سورۃ الحجرات)

"تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو۔...... خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا...... تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جائے"

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13-12)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ایک صدی پہلے کا ایک مباہلہ

اور

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان فتح

آج کی گفتگو میں ہم سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُس عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کریں گے جو آج سے سو سال قبل 1907ء میں کی گئی تھی اور نہایت شان سے پوری ہوئی۔ یہ پیشگوئی وہ ہے جو ایک دعائے مباہلہ کے رنگ میں مشہور اہلحدیث لیڈر مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق تھی اور جس کے متعلق بعض بد باطن مُلّا اپنے خبث کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ لیکن ہم اس مضمون میں انشاء اللہ روشن دلائل کے ساتھ ثابت کریں گے کہ ثناء اللہ امرتسری سے کیا گیا مباہلہ نہایت شان کے ساتھ پورا ہوا اور اس کی تمام زندگی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک عبرت ناک نشان تھی۔

ثناء اللہ امرتسری فرقہ اہلحدیث کا ایک مشہور لیڈر تھا۔ زبانی و تحریری طور پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق حد درجہ کذب بیانی اور اشتعال انگیزی کرتا تھا۔ آپ کو نعوذ باللہ دجال کذاب مُفسِد کہتا اور لکھتا تھا اور ایسی گندی اور بازاری زبان استعمال کرتا تھا جو اس جیسے عالم کہلانے والے شخص کو زیب نہیں دیتی تھی۔ یہ شخص فطری طور پر نام و نمود کا بھوکا تھا اس لئے اس کو مذہب کے ساتھ ساتھ سیاست اور دنیوی مفاد پرستی سے اور لڑائی جھگڑے سے کسی بھی طرح پرہیز نہیں تھا۔ اور اس خیال سے کہ تمام دنیا پرست مُلّا احمدیت کی مخالفت کر کے دنیوی نام کما رہے ہیں اور عوام کو گمراہ کر کے جہنم کے ایندھن کو جھولیوں میں ڈالنے کا سستا طریق اپنا رہے ہیں، ثناء اللہ امرتسری بھی اپنے جیسے دنیا پرست مُلّاؤں کی صف میں شامل ہو گیا تھا۔

جب ان دنیا پرست مُلّاؤں کی مخالفت حد سے بڑھ گئی اور وہ تمام اخلاقی قدروں کو پھلانگ گئے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ پر عیسائی پادریوں اور آریوں کا ساتھ دینے لگے تو حضور علیہ السلام نے 1892ء میں ایک ''اشتہار مباہلہ'' شائع فرمایا جس میں پہلے اپنے دعاوی کا ذکر فرما کر وفاتِ مسیح ناصری علیہ السلام کا ذکر کیا اور علماء کے اس طریق پر اظہار افسوس کیا کہ وہ آپ کے مقابلہ میں عیسائی پادریوں کا ساتھ دے رہے ہیں۔ پھر فرمایا:-

''اب بھی اگر مولوی صاحبان مجھے مفتری سمجھتے ہیں تو اس سے بڑھ کر ایک اور فیصلہ ہے اور وہ یہ کہ میں اُن الہامات کو ہاتھ میں لے کر جن کو میں شائع کر چکا ہوں مولوی صاحبان سے مباہلہ کر لوں، اس طرح پر کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کروں کہ میں درحقیقت اُس کے شرفِ مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف ہوں اور درحقیقت اُس نے مجھے صدی چہاردہم کے سر پر بھیجا ہے کہ تا میں اُس فتنہ کو فرو کروں کہ جو اسلام کے مخالف سب سے زیادہ فتنہ ہے اور اُسی نے میرا نام عیسیٰ رکھا ہے اور کسرِ صلیب کے لئے مجھے مامور کیا ہے لیکن نہ کسی جسمانی حربہ سے بلکہ آسمانی حربہ سے۔''

اس کے بعد حضور نے اپنے وہ الہامات درج فرمائے جو یَا عِیسٰی الَّذِیْ لَا یُضَاعُ وَقْتُہٗ سے لے کر ''لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا'' تک ہیں۔

آگے چل کر حضور لکھتے ہیں:-

''کیا یہ بات تعجب میں نہیں ڈالتی کہ ایسا کذّاب اور دجّال اور مفتری جو برابر بیس برس کے عرصہ سے خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھ رہا ہے اب تک کسی ذلت کی مار سے ہلاک نہ ہوا...... توراۃ اور قرآن شریف دونوں گواہی دے رہے ہیں کہ خدا پر افتراء کرنے والا جلد تباہ ہو جاتا ہے کوئی نام لینے والا اس کا باقی نہیں رہتا اور انجیل میں بھی لکھا ہے کہ اگر یہ انسان کا کاروبار ہے تو جلد باطل ہو جائے گا لیکن اگر خدا کا ہے تو ایسا نہ ہو کہ تم مقابلہ کر کے مجرم ٹھہرو۔ اللہ جل شانہ قرآن شریف میں فرماتا ہے: اِنْ یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیْہِ کَذِبُہٗ وَاِنْ یَّکُ صَادِقًا یُّصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُکُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہْدِیْ مَنْ ھُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ۔ یعنی اگر یہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اس پر پڑے گا اور اگر یہ سچا ہے تو تم اس کی ان بعض پیشگوئیوں سے بچ نہیں سکتے جو تمہاری نسبت وہ وعدہ کرے۔ خدا ایسے شخص کو فتح اور کامیابی کی راہ نہیں دکھاتا جو فضول گو اور کذّاب ہو۔''

اس کے بعد حضرات علماء اور سجادہ نشینوں کو مخاطب کر کے آپ نے لکھا کہ :

''اب اے مخالف مولویو! اور سجادہ نشینو!! یہ نزاع ہم میں اور تم میں حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے اور اگرچہ یہ جماعت بہ نسبت تمہاری جماعتوں کے تھوڑی سی اور فِئَۃٌ قَلِیْلَۃٌ ہے اور شاید اس وقت تک چار پانچ ہزار سے زیادہ نہیں ہوگی، تاہم یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ خدا اس کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا، وہ راضی نہیں ہوگا جب تک کہ اس کو کمال تک نہ پہنچاوے اور وہ اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کے گرد احاطہ بنائے گا اور تعجب انگیز ترقیات دے گا کیا تم نے کچھ کم زور لگایا پس اگر یہ انسان کا کام ہوتا تو کبھی کا یہ درخت کاٹا جاتا اور اس کا نام و نشان باقی نہ رہتا اسی نے مجھے حکم دیا ہے کہ تا میں آپ لوگوں کے سامنے مباہلہ کی درخواست پیش کروں تا جو راستی کا دشمن ہے وہ تباہ ہو جائے اور جو اندھیرے کو پسند کرتا ہے وہ عذاب کے اندھیرے میں پڑے۔ پہلے میں نے کبھی ایسے مباہلہ کی نیت نہیں کی اور نہ چاہا کہ کسی پر بد دعا کروں۔ عبدالحق غزنوی ثم امرتسری نے مجھ سے چاہا مگر میں مدت تک اعراض کرتا رہا۔ آخر اس کے نہایت اصرار سے مباہلہ ہوا مگر میں نے اس کے حق میں کوئی بد دعا نہیں کی لیکن اب میں بہت ستایا گیا اور دکھ دیا گیا۔ مجھے کافر ٹھہرایا گیا، مجھے دجال کہا گیا، میرا نام شیطان رکھا گیا، مجھے کذّاب اور مفتری سمجھا گیا، مَیں ان کے اشتہاروں میں لعنت کے ساتھ یاد کیا گیا، مَیں ان کی مجلسوں میں نفرین کے ساتھ پکارا کیا گیا، میری تکفیر پر آپ لوگوں نے ایسی کمر باندھی کہ گویا آپ کو کچھ بھی شک میرے کفر میں نہیں...... سو اب اٹھو اور مباہلہ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ تم سُن چکے ہو کہ میرا دعویٰ دو باتوں پر مبنی تھا۔ اوّل نصوصِ قرآنیہ و حدیثیہ پر، دوسرے الہاماتِ الٰہیہ پر۔ سو تم نے نصوصِ قرآنیہ اور حدیثیہ کو قبول نہ کیا اور خدا کے کلام کو یوں ٹال دیا جیسا کہ کوئی تنکا توڑ کر پھینک دے۔ اب میرے بناءِ دعویٰ کا دوسرا شق باقی رہا۔ سو میں اس قادر غیور کی آپ کو قسم دیتا ہوں جس کی قسم کو کوئی ایماندار رد نہیں کر سکتا کہ اب اس دوسری بناء کی تصفیہ کے لئے مجھ سے مباہلہ کر لو۔ اور یوں ہوگا کہ تاریخ اور امامِ مباہلہ کے مقرر ہونے کے بعد میں ان تمام الہامات کے پرچہ کو جو لکھ چکا ہوں اپنے ہاتھ میں لے کر میدان مباہلہ میں حاضر ہوں گا اور دعا کروں گا کہ یا الٰہی! اگر یہ الہامات جو میرے ہاتھ میں ہیں میرا ہی افتراء ہے اور تو جانتا ہے کہ میں نے ان کو اپنی طرف سے بنا لیا ہے یا اگر یہ شیطانی وساوس ہیں اور تیرے الہام نہیں، تو آج کی تاریخ سے ایک برس گذرنے سے پہلے مجھے وفات دے یا کسی عذاب میں مبتلا کر کہ جو موت سے بدتر ہو اور اس سے رہائی عطا نہ کر جب تک کہ موت آجائے تا میری ذلّت ظاہر ہو اور لوگ میرے فتنہ سے بچ جائیں کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ میرے سبب سے تیرے بندے فتنہ اور ضلالت میں پڑیں اور ایسے مفتری کا مرنا ہی بہتر ہے۔ لیکن اے خدائے علیم و خبیر! اگر تو جانتا ہے کہ یہ تمام الہامات جو میرے ہاتھ میں ہیں تیرے ہی الہام ہیں اور تیرے ہی منہ کی باتیں ہیں، تو ان مخالفوں کو جو اس وقت حاضر ہیں ایک سال کے عرصہ تک نہایت سخت دُکھ کی مار میں مبتلا کر، کسی کو اندھا کر دے اور کسی کو مجذوم اور کسی کو مفلوج اور کسی کو مجنون اور کسی کو مصروع اور کسی کو سانپ یا سگِ دیوانہ کا شکار بنا اور کسی کے مال پر آفت نازل کر اور کسی کی جان پر اور کسی کی عزت پر اور جب میں یہ دعا کر چکوں تو دونوں فریق کہیں کہ آمین۔ ایسا ہی فریق ثانی کی جماعت میں سے ہر ایک شخص جو مباہلہ کے لئے حاضر ہو جنابِ الٰہی میں یہ دعا کرے کہ اے خدائے علیم و خبیر! ہم اس شخص کو جس کا نام غلام احمد ہے درحقیقت کذّاب اور مفتری اور کافر جانتے ہیں۔ پس اگر یہ شخص درحقیقت کذّاب اور مفتری اور کافر اور بے دین ہے اور اس کے یہ الہام تیری طرف سے نہیں بلکہ اپنا ہی افتراء ہے تو اس امت مرحومہ پر یہ احسان کر کہ اس مفتری کو ایک سال کے اندر ہلاک کر دے تا لوگ اس کے فتنہ سے امن میں آجائیں اور اگر یہ مفتری نہیں اور تیری طرف سے ہے اور یہ تمام الہام تیرے ہی منہ کی پاک باتیں ہیں تو ہم پر جو اس کو کافر و کذّاب سمجھتے ہیں دُکھ اور ذلت سے بھرا ہوا عذاب ایک برس کے اندر نازل کر اور کسی کو اندھا کر دے اور کسی کو مجذوم اور کسی کو مفلوج اور کسی کو مجنون اور کسی کو مصروع اور کسی کو سانپ یا سگِ دیوانہ کا شکار بنا اور کسی کے مال پر آفت نازل کر اور کسی کی جان پر اور کسی کی عزت پر

اور جب یہ دعا فریقِ ثانی کر چکے تو دونوں فریق کہیں کہ آمین۔''

''اس مباہلہ کے بعد اگر میں ایک سال کے اندر مر گیا یا کسی ایسے عذاب میں مبتلا ہو گیا جس میں جانبری کے آثار نہ پائے جائیں تو لوگ میرے فتنہ سے بچ جائیں گے اور میں ہمیشہ کی لعنت کے ساتھ ذکر کیا جاؤں گا...... لیکن اگر خدا نے ایک سال تک مجھے موت اور آفات بدنی سے بچا لیا اور میرے مخالفوں پر نہایت چمک کے ساتھ ظاہر ہو گئی تو دنیا پر حق ظاہر ہو جائے گا اور یہ روز کا جھگڑا درمیان سے اُٹھ جائے گا۔ میں دوبارہ کہتا ہوں کہ میں نے پہلے اس سے کبھی کسی کلمہ گو کے حق میں بد دعا نہیں کی اور صبر کرتا رہا مگر اس روز خدا سے فیصلہ چاہوں گا اور اُسکی عصمت اور عزت کا دامن پکڑوں گا تا کہ وہ ہم میں سے فریق ظالم اور دروغ گو کو تباہ کر کے اس دینِ متین کو شریروں کے فتنہ سے بچاوے......

...... میں یہ بھی شرط کرتا ہوں کہ میری دعا کا اثر صرف اس صورت میں سمجھا جائے کہ جب تمام وہ لوگ جو مباہلہ کے میدان میں بالمقابل آویں ایک سال تک ان بلاؤں میں سے کسی نہ کسی بلا میں گرفتار ہو جائیں۔ اگر ایک بھی باقی رہا تو میں اپنے تئیں کاذب سمجھوں گا اگرچہ وہ ہزار ہوں یا دو ہزار......

...... گواہ رہ اے زمین اور اے آسمان! خدا کی لعنت اس شخص پر کہ اس رسالہ کے پہنچنے کے بعد نہ مباہلہ میں حاضر ہو اور نہ تکفیر اور توہین کو چھوڑے اور نہ ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلس سے الگ ہو اور اے مومنو! برائے خدا تم سب کہو۔ آمین۔'' (انجام آتھم صفحہ 45 بحوالہ روحانی خزائن جلد 1)

اس اشتہار مباہلہ میں حضور علیہ السلام نے 58 مشہور علماء اور 49 معروف سجادہ نشینوں اور صوفیوں کے نام درج فرمائے ہیں جن میں گیارویں نمبر پر مولوی ثناء اللہ امرتسری کا نام بھی شامل ہے۔

اس اشتہار مباہلہ کا مولوی ثناء اللہ امرتسری نے کوئی جواب نہ دیا البتہ مخالفت پر کمر باندھے رکھی۔ اس کی مزید تفصیلات آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(جاری) (منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

آج امت مسلمہ جس دور سے گزر رہی ہے اور مسلمان ممالک جن پریشانیوں میں مبتلا ہیں اس کا حل سوائے دعا کے اور کچھ نہیں اور دعا کے اس محفوظ قلعہ میں آج احمدی کے سوا اور کوئی نہیں

پس امت مسلمہ کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اندرونی اور بیرونی فتنوں سے نجات دے۔ اللہ تعالیٰ اس دنیا سے ظلم ختم کرے اور انسان اپنے پیدا کرنے والے خدا کی طرف رجوع کرے

اپنے لئے بھی اور جماعت کے لئے بھی بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ احمدیت کے مخالفین اور دشمنوں کو ناکام و نامراد کرے

(قرآن مجید اور حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے دعا کی اہمیت اور اس کی تاثیرات و برکات کا ذکر اور دعاؤں کی خصوصی تحریک

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11 راگست 2006ء بمطابق 11 راگست 1385 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

﴿هُوَالْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّاهُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾

(المومن :66)

﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾

(سورة النمل آیت :63)

اللہ تعالیٰ کی ایک صفت مجیب ہے جس کے معنے ہیں دعا کو سننے والا یا ایسی ہستی جس سے جب سوال کیا جائے اور دعا مانگی جائے تو عطا کرتا ہے، نوازتا ہے، قبول کرتا ہے۔ پس یہ اسلام کا خدا ہے جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور زندگی بخش ہے، جو مضطر کی دعاؤں کو سن کر اپنے وجود کا ثبوت دیتا ہے۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم اس نبی ﷺ کو ماننے والے ہیں جس نے ہمیں اس خدا کی پہچان کروائی۔ جو ہمیں مایوسیوں کی گہری کھائیوں سے نکال کر امیدوں کی روشنی عطا فرماتا ہے اور پھر صفت مجیب کا مزید فہم و ادراک عطا کرتے ہوئے اپنے انعامات اور فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے وہ راستے دکھاتا ہے جو اس کے قرب کو حاصل کرنے والے اور اس کی بلندیوں پر لے جانے والے ہیں۔ پھر ہماری یہ بھی خوش قسمتی ہے کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اس غلام صادق کی جماعت میں شامل ہیں جس نے آپ ﷺ کی غلامی کے طفیل ان راستوں کو دوبارہ صاف کر کے، ان راہوں پر ہمیں ڈالا جس سے ہم اللہ تعالیٰ کی صفات کا صحیح فہم و ادراک حاصل کرنے والے بنیں اور اس طرف ہمیں توجہ پیدا ہو۔ اس نے ہمیں بتایا کہ اسلام کا خدا وہ خدا ہے جو سنتا بھی ہے اور بولتا بھی ہے۔ دعا مانگو تو جواب بھی دیتا ہے۔ آپ نے دنیا کو یہ چیلنج دیا کہ آؤ اس زندہ خدا کی پہچان مجھ سے حاصل کرو کیونکہ اس زمانہ میں اس کی پہچان کروانے والا اور اس کو دکھانے والا میں ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

”ہمارا زندہ حی و قیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے ہم ایک بات پوچھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں تو قدرت کے بھرے ہوئے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے دعائیں قبول کرتا ہے اور قبول کرنے کی اطلاع دیتا ہے“۔

پس اس زمانے میں ہمیں زمانے کے امام کے ساتھ جڑ کر دعاؤں کی قبولیت کا بھی فہم و ادراک حاصل ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے کلام کو سمجھنے کا بھی فہم حاصل ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کی صفات کو سمجھنے کا بھی ادراک حاصل ہوا کیونکہ زمانے کے امام کے ساتھ چمٹنے سے اللہ تعالیٰ ان ماننے والوں کو بھی ہر ایک کے اپنے تعلق کے معیار کے مطابق جو اس کا خدا تعالیٰ سے ہے، اپنی صفات کے جلوے دکھاتا ہے۔ پس قرآن کریم کا یہ دعویٰ صرف دعویٰ نہیں کہ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پس اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے اسے پکارو، کامل تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے بلکہ عملاً اس کے نمونے بھی دکھاتا ہے۔ پس اس اعلان سے اگر فائدہ اٹھانا ہے تو اس شرط پر عمل کرنا ہوگا کہ صرف اور صرف وہی معبود ہو اور اس کو حاصل کرنے کے لئے باقی سب کچھ چھوڑنا ہوگا۔ اور جب دنیا کے تمام ذرائع خدا کے مقابلے پر ہیچ سمجھ کر چھوڑیں گے اور خالصۃً اسی کے ہو کر اس کو پکاریں گے پھر وہ ان پکارنے والوں کی پکار سنے گا، نوازے گا اور قبول کرے گا۔ ہمیشہ ہمارے ذہن میں دعا کرتے ہوئے یہ بات ہونی چاہئے کہ وہ ایک ہی ہمارا رب ہے۔ جب اس نے بغیر مانگے ہمارے لئے اتنے انتظامات کئے ہوئے ہیں تو جب ہم خالص ہو کر اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس کی عبادت کریں گے، اس کے احکامات پر عمل کریں گے تو کس قدر وہ پیارا خدا جو اپنے بندوں سے بے انتہا پیار کرتا ہے، ہماری طرف توجہ کرتے ہوئے اپنے انعاموں اور فضلوں سے ہمیں نوازے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تو خود کہہ دیا ہے کہ میں دعائیں سنتا ہوں، مجھے پکارو تا کہ میں تمہاری سنوں تو پھر کس قدر بد قسمتی ہے کہ ہم ضرورت کے وقت دوسری چیزوں پر زیادہ انحصار کریں، دوسروں پر زیادہ انحصار کریں اور اپنے پیارے رب کو پکارنے کی طرف کم توجہ ہو۔

دوسری آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، یا پھر وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا کو قبول کرتا ہے، جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے وجود کی سب سے بڑی دلیل یہ دی ہے کہ اس کی طاقتیں لامحدود ہیں صرف اور صرف وہی ذات ہے جو بے قرار کی دعا کو سنتا ہے۔ لیکن پھر بھی اکثر لوگ اس بات کو بھول کر اس طرف جھکتے ہیں، اُن کو خدا سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں جو خدا کی مخلوق ہیں۔ پس یہ اعلان ہی اصل میں اسلام کی بنیاد ہے کہ مجھے پکارو، میں سنوں گا۔ اور ایمان میں مضبوطی تبھی پیدا ہوتی ہے جب ایک سچا مسلمان اس بات کا خود تجربہ کرتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے شرائط رکھی ہیں۔ اس نے بھی بندوں کو کچھ راستے دکھائے ہیں کہ ان پر چل کر میرے پاس آؤ۔ تو ان راستوں کو اختیار کرنا بھی ضروری ہے۔ تبھی وہ ہمیں زمین کے وارث بنائے گا۔ اور جیسا کہ میں نے کہا کہ اس زمانے میں ان راستوں کی واضح پہچان ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کروائی ہے۔ پس اس تعلیم پر مکمل طور پر عمل کرنا بھی ہمارا فرض ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتائی ہے اور جس کی وضاحت اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سامنے پیش فرمائی ہے۔ اپنے قرب کی پہچان اور اپنے بندوں کی پکار کو سننے کا اعلان اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ یوں فرمایا ہے کہ ﴿وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾ لیکن فرمایا کہ تم بھی اس بات پر عمل کرو کہ ﴿فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ﴾ (البقرۃ: 187)

یعنی چاہئے کہ وہ بھی میری عبادت کریں۔ اللہ کے بندے بھی میری عبادت کریں، میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔ پس دعاؤں کی قبولیت کے لئے ایسا ایمان ضروری شرط ہے جو تمام دنیاوی ذریعوں کو پیچھے پھینک دے اور اللہ تعالیٰ پر مضبوط ایمان ہو، اس کے احکامات پر مکمل عمل ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

"پس چاہئے کہ اپنے تئیں ایسا بناویں کہ میں ان سے ہم کلام ہو سکوں۔ اور مجھ پر کامل ایمان لاویں۔ تا کہ ان کو میری راہ ملے"۔ (لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 159)

اور جب یہ کامل ایمان پیدا ہو جائے تو پھر اس بندے کے لئے جو بہترین ہو (کیونکہ بندہ غیب کا علم نہیں جانتا، اللہ تعالیٰ جو بہترین سمجھتا ہے) اس کے مطابق اسے نوازتا ہے۔ ضروری نہیں ہوتا کہ ہر دعا اسی رنگ میں پوری ہو جائے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ بندے کے لئے کیا بہتر ہے۔ بہر حال جب انسان دعا کرتا ہے اور خالص ہو کر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ سنتا ہے۔ اور یہی دعا ہی ہے جس سے پھر خدا تعالیٰ کی پہچان ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

"سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔ دنیا میں جس قدر قومیں ہیں، کسی قوم نے ایسا خدا نہیں مانا جو جواب دیتا ہو اور دعاؤں کو سنتا ہو۔ کیا ایک ہندو ایک پتھر کے سامنے بیٹھ کر یا درخت کے آگے کھڑا ہو کر یا بیل کے رُوبرو ہاتھ جوڑ کر کہہ سکتا ہے کہ میرا خدا ایسا ہے کہ میں اس سے دعا کروں تو یہ مجھے جواب دیتا ہے؟ ہر گز نہیں۔ کیا ایک عیسائی کہہ سکتا ہے کہ میں نے یسوع کو خدا مانا ہے وہ میری دعا کو سنتا ہے اور اس کا جواب دیتا ہے؟ ہر گز نہیں۔ بولنے والا خدا صرف ایک ہی ہے جو اسلام کا خدا ہے، جو قرآن نے پیش کیا ہے، جس نے کہا ﴿اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ﴾ (المومن: 61) تم مجھے پکارو میں تم کو جواب دوں گا۔ اور یہ بالکل سچی بات ہے۔ کوئی ہو جو ایک عرصہ تک سچی نیت اور صفائی قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہو۔ وہ مجاہدہ کرے اور دعاؤں میں لگا رہے آخر اس کی دعاؤں کا جواب اسے ضرور دیا جاوے گا۔

قرآن شریف میں ایک مقام پر ان لوگوں کے لئے جو گوسالہ پرستی کرتے ہیں اور گوسالہ کو خدا بناتے ہیں آیا ہے۔ ﴿اَلَّا یَرْجِعُ اِلَیْھِمْ قَوْلًا﴾ (طٰہٰ: 90) کہ وہ ان کی بات کا کوئی جواب ان کو نہیں دیتا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو خدا بولتے نہیں ہیں وہ گوسالہ ہی ہیں"۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 147-148 جدید ایڈیشن)

اپنے ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں دعا سکھائی ہے اور نہ صرف اپنے ایمان کی مضبوطی کے لئے بلکہ اپنی نسلوں کے ایمان کے لئے بھی تا کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کے آگے جھکے رہنے اور اس سے مانگنے کا یہ سلسلہ نسلاً بعد نسلٍ چلتا رہے۔ اور اس کی اہمیت کے پیشِ نظر ہم دعائیں بھی کرتے ہیں۔ نماز میں التحیات میں بیٹھے ہوئے، درود شریف کے بعد، اس میں بھی آنحضرت ﷺ نے یہ دعا کی ہے کہ ﴿رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ﴾ (ابراھیم: 41) کہ اے میرے رب مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کو بھی۔ اے ہمارے رب اور میری دعا قبول کر۔ پس جب ایک درد کے ساتھ ہم یہ دعا ہمیشہ مانگتے رہیں گے۔ نہ کہ صرف ان دعاؤں کی طرف توجہ رہے گی جو کسی خاص مقصد کے حصول کے لئے ہی اللہ کے حضور مضطر بن کر مانگی جاتی ہیں۔ تو یہ بات ہمارے ایمان میں اضافے کا باعث بنے گی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والا بنائے گی۔ اور وہ مجیب خدا اس وقت اس دعا کی وجہ سے جو خالصۃً اس کی رضا کے حصول کے لئے کی جا رہی ہوگی، دوسری دعاؤں کو بھی قبول فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس دعا کا صحیح فہم و ادراک ہمیں عطا فرمائے اور آخرین کے امام کو مان کر ایمان میں ترقی کی جو ایک روح ہم میں دوبارہ پیدا ہوئی ہے وہ بڑھتی چلی جائے۔ اور وہ مجیب خدا ہماری دعاؤں کو سنتے ہوئے ہمیشہ اس جماعت کو نماز قائم کرنے والوں کی جماعت بنائے رکھے۔

پھر اس بات کے ساتھ کہ مضبوط ایمان ہو، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل ہو، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے سے دعائیں مانگو اور خالص ہو کر مانگو۔ اس کے ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ مختلف دعائیں مانگنے کے طریقے کیا ہیں؟ فرمایا کہ وہ طریقے یہ ہیں کہ جو میری مختلف صفات ہیں ان کے حوالے سے اپنی مختلف قسم کی جو ضروریات ہیں ان کے لئے دعا مانگو۔ یہ بات بندے اور خدا کے تعلق کو مزید قرب دلانے والی ہوگی، قریب کرنے والی ہوگی، ایمان میں بڑھانے والی ہوگی اور قبولیت دعا کا ذریعہ بنے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﴿وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا﴾ (الاعراف: 181) اور اللہ ہی کے سب خوبصورت نام ہیں پس ان ناموں سے اسے پکارا کرو۔

اس مجیب خدا نے مختلف جگہوں پر دعا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور اس کے سلیقے اور طریقے بھی سکھائے ہیں جن پر ہم میں سے ہر ایک کو عمل کرنا چاہئے کیونکہ اسی میں ہماری بقا ہے۔ اللہ تعالیٰ کس طرح ہمیں نوازنا چاہتا ہے۔ یہ بڑی بد قسمتی کی بات ہوگی کہ وہ تو ہمیں نوازنا چاہتا ہے لیکن ہم اس مجیب خدا کو نہ پکاریں بلکہ دوسروں کی طرف ہماری توجہ ہو اور پھر نہ پکار کر اس کے انعاموں سے محروم رہیں۔ خدا تعالیٰ تو اپنی مخلوق سے پیار کی وجہ سے ہمیں یہ راستے دکھاتا ہے۔ ورنہ اس کو ہماری پکار اور ہماری دعاؤں کی ضرورت تو نہیں ہے۔ بندہ ہے جس کو خدا سے تعلق کی، اس کی مدد کی ضرورت ہے، اس کو پکارنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ﴿قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْ لَا دُعَآؤُکُمْ﴾ (سورۃ الفرقان آیت: 78) تو کہہ دے کہ اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو میرا رب تمہاری کوئی پرواہ نہ کرتا۔ پس اللہ کو بھی ان لوگوں کی پرواہ ہے جو دعا کرنے والے ہیں۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنا ہے تو ہر چیز کے حصول کے لئے اسی خدا کو پکارنے کی ضرورت ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ اگر تمہیں جوتی کا ایک تسمہ بھی چاہئے تو اس خدا سے مانگو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی انہیں الفاظ میں الہام ہوا تھا اور نظارہ دکھایا گیا تھا کہ بھیڑوں کی ایک لائن ہے جو زمین پر لیٹی ہوئی ہیں اور ایک شخص ان پر چھری پھیرتا چلا جاتا ہے اور ساتھ یہ کہتا ہے کہ تم تو بے حیثیت بھیڑیں ہی ہو، تمہاری حیثیت تو کوئی نہیں۔ پس یہ الہام بھی ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلانے کے لئے ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ مانگتے رہنے والے ہوں اور اس امام سے جڑے رہتے ہوئے، اس کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے اس مجیب خدا کو پکارنے والے بنیں اور اس پر کامل ایمان لا کر اس کے حکموں پر عمل کریں اور ان لوگوں میں سے نہ بنیں جو مشکل کے وقت تو اپنے رب کو پکارتے ہیں اور آسانی اور آسائش میں بھول جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم لوگ سمندر میں، پانی میں پھنسے ہوتے ہو تو پکارتے ہو، آہ و زاری کرتے ہو۔ جب وہ تمہیں خشکی میں لے آتا ہے تو پھر تم بھول جاتے ہو کہ خدا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

"یاد رکھو کہ یہ اسلام کا فخر اور ناز ہے کہ اس میں دعا کی تعلیم ہے۔ اس میں کبھی سستی نہ کرو اور نہ اس سے تھکو۔ پھر دعا خدا تعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے ﴿وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾ (البقرۃ: 187) یعنی جب میرے بندے تجھ سے سوال کریں کہ خدا کہاں ہے اور اس کا کیا ثبوت ہے؟ تو کہہ دو کہ وہ بہت ہی قریب ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اُسے جواب دیتا ہوں۔ یہ جواب کبھی رؤیا صالحہ کے ذریعہ ملتا ہے اور کبھی کشف اور الہام کے واسطے سے۔ اور علاوہ بریں دعاؤں کے

ذریعہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اظہار ہوتا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا قادر ہے کہ مشکلات کو حل کر دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 207 جدید ایڈیشن)

پھر آپ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

"اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔ لیکن جو سستی میں زندگی بسر کرتا ہے اسے آخر فرشتے بیدار کرتے ہیں۔ اگر تم ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو گے تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بہت پکا ہے، وہ کبھی تم سے ایسا سلوک نہ کرے گا جیسا کہ فاسق فاجر سے کرتا ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ 232 جدید ایڈیشن)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"دعا کرتے وقت بے دلی اور گھبراہٹ سے کام نہیں لینا چاہئے اور جلدی ہی تھک کر نہیں بیٹھنا چاہئے بلکہ اس وقت تک ہٹنا نہیں چاہئے جب تک دعا اپنا پورا اثر نہ دکھائے۔ جو لوگ تھک جاتے اور گھبرا جاتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں کیونکہ یہ محروم رہ جانے کی نشانی ہے۔ میرے نزدیک دعا بہت عمدہ چیز ہے اور میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں، خیالی بات نہیں۔ جو مشکل کسی تدبیر سے حل نہ ہوتی ہو اللہ تعالیٰ دعا کے ذریعہ اسے آسان کر دیتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ دعا بڑی زبردست اثر والی چیز ہے۔ بیماری سے شفا اس کے ذریعہ سے ملتی ہے۔ دنیا کی تنگیاں مشکلات اس سے دور ہوتی ہیں۔ دشمنوں کے منصوبے سے یہ بچا لیتی ہے۔ اور وہ کیا چیز ہے جو دعا سے حاصل نہیں ہوتی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان کو پاک یہ کرتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان یہ بخشتی ہے۔ بڑا ہی خوش قسمت وہ شخص ہے جس کو دعا پر ایمان ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کو دیکھتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کو دیکھ کر ایمان لاتا ہے کہ وہ قادر کریم خدا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 205 جدید ایڈیشن)

پھر ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:۔

"دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں اور دشوار گزار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کر لیتا ہے۔ کیونکہ دعا اس فیض اور قوت کو جذب کرنے والی ہے جو اللہ تعالیٰ سے آتی ہے۔ جو شخص کثرت سے دعاؤں میں لگا رہتا ہے وہ آخر اس فیض کو کھینچ لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہو کر اپنے مقاصد کو پا لیتا ہے۔ ہاں نری دعا خدا تعالیٰ کا منشا نہیں ہے بلکہ اوّل تمام مساعی اور مجاہدات کو کام میں لائے۔" یعنی کوشش کرنا ضروری ہے۔ عمل بھی کرنا ضروری ہے" اور اس کے ساتھ دعا سے کام لے۔ اسباب سے کام لے۔ اسباب سے کام نہ لینا اور نری دعا سے کام لینا یہ آداب دعا سے ناواقفی ہے اور خدا تعالیٰ کو آزمانا ہے۔ اور نرے اسباب پر گر رہنا" صرف دنیاوی کوششیں کرتے رہنا" اور دعا کو لاشئی محض سمجھنا یہ دہریت ہے۔" یعنی خدا تعالیٰ کا انکار ہے، مذہب سے دوری ہے۔" یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے۔ جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی۔ وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے ارد گرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن جو دعاؤں سے لاپرواہ ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ہے۔ ایک لحہ میں وہ موذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا اور اس کی ہڈی بوٹی نظر نہ آئے گی۔ اس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ یہی دعا ہے۔ یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 148-149 جدید ایڈیشن)

پس ہم خوش قسمت ہیں، جیسے کہ میں نے کہا، کہ زمانے کے امام نے دعا کی فلاسفی کو کھول کر ہمارے سامنے رکھا اور واضح فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی صفت مجیب کا صحیح فہم و ادراک عطا فرمایا۔ پس آج ہم نے نہ صرف اپنی بقا کے لئے، اپنی ذات کی بقا کے لئے، اپنے خاندان کی بقا کے لئے، جماعت احمدیہ کی ترقیات کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دینی ہے بلکہ امت مسلمہ اور اس سے بھی آگے بڑھ کر پوری انسانیت کی بقا کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ کرنی ہے، جس کی آج بہت ضرورت ہے۔ پس ہر احمدی کو ان دنوں میں (ان دنوں سے میری مراد ہے ہمیشہ ہی) اور آج کل خاص طور پر جب حالات بڑے بگڑ رہے ہیں، بہت زیادہ اپنے رب کے حضور جھک کر دعائیں کرنی چاہئیں۔ مضطر کی طرح اسے پکاریں۔ بے قرار ہو کر اسے پکاریں۔ آج امت مسلمہ جس دور سے گزر رہی ہے اور مسلمان ممالک جن پریشانیوں میں مبتلا ہیں اس کا حل سوائے دعا کے اور کچھ نہیں۔ اور دعا کے اس محفوظ قلعے میں جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر فرمایا آج احمدی کے سوا اور کوئی نہیں۔ پس امت مسلمہ کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اندرونی اور بیرونی فتنوں سے نجات دے۔ ان کو اس پیغام کو سمجھنے کی توفیق دے جو آج سے چودہ سو سال پہلے آنحضرت ﷺ نے مسلم امت کو دیا تھا۔ یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس دنیا سے ظلم ختم کرے۔ انسان اپنے پیدا کرنے والے خدا کی طرف رجوع کرے۔ اسے پہچان کر اپنی ضدوں اور اناؤں کے جال سے باہر نکلے۔ خدا تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب کو آواز نہ دے بلکہ اس کی طرف جھکے۔ اللہ تعالیٰ کے اس پیغام کو سمجھنے والا ہو، اس بات کو سمجھنے والا ہو کہ میری طرف آؤ، خالص ہو کر مجھے پکارو تا کہ میں تمہاری دعاؤں کو سن کر اس دنیا کو جس کو تم سب کچھ سمجھتے ہو، جو کہ حقیقت میں عارضی اور چند روزہ ہے، تمہارے لئے امن کا گہوارہ بنا دوں تا کہ پھر نیک اعمال کی وجہ سے تم لوگ میری دائمی جنت کے وارث بنو۔

جیسا کہ میں نے کہا ہم احمدی تو صرف دعا ہی کر سکتے ہیں اور درد دل کے ساتھ ظالم اور مظلوم دونوں کے لئے دعا کر سکتے ہیں اور اپنے خدا سے یہ عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ اس امت پر رحم فرما اور اپنے پیارے نبی ﷺ کی طرف منسوب ہونے کے صدقے رحم فرماتے ہوئے ان لوگوں کو عقل اور سمجھ عطا فرما، ان کو دوست اور دشمن کی پہچان کی توفیق عطا فرما، ان کو اس زمانے کے امام کو پہچاننے کی توفیق عطا فرما۔

پھر جیسا کہ میں نے کہا اس دنیا کے لئے، انسانیت کے لئے بھی دعا کریں۔ دنیا بڑی تیزی سے اپنی اناؤں اور ضدوں کی وجہ سے تباہی کے گڑھے کی طرف جا رہی ہے۔ اپنے خدا کو بھلا چکی ہے اور نتیجۃً اللہ تعالیٰ کے غضب کو آواز دے رہی ہے۔ ظلم اتنا بڑھ چکا ہے کہ اسے انصاف کا نام دیا جا رہا ہے، اللہ ہی ان لوگوں پر رحم کرے۔

پہلے بھی میں نے کہا ہے اپنے لئے بھی اور جماعت کے لئے بھی بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ احمدیت کے مخالفین اور دشمنوں کو نا کام و نامراد کرے۔ جیسا کہ ہمیشہ سے الٰہی جماعتوں سے ہوتا آیا ہے کہ مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہ تو چلتا چلا جائے گا اور یہ ہوتا رہا ہے تبھی ترقیات بھی ہوتی ہیں۔ یہ بھی ایک سچائی کی دلیل ہے کہ جب دلیل دوسرے کے پاس نہ ہو تو پھر وہ سختیاں کرتا ہے۔ تو ان مخالفتوں سے نہ تو احمدی ڈرتے ہیں اور نہ انشاء اللہ ڈریں گے۔ یہی چیز ایمان میں ترقی اور جماعت کی ترقی کا باعث بنتی ہے اور یہ مخالفتیں ہمیشہ کھاد کا کام دیتی ہیں لیکن اس مخالفت کی وجہ سے مخالفین کا جو بدانجام ہونا ہے، انسانی ہمدردی کے ناطے ہم ایسے لوگوں کے لئے بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور یہ اپنے بدانجام سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے اس سے بچ سکیں۔ اور اپنے لئے بھی یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہماری کوتاہیوں اور غلطیوں کی وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ کے ان انعاموں سے محروم نہ رہ جائیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقدر فرمائے ہوئے ہیں۔ دشمن کا ہر شر اور ہر کوشش ہمارے ایمان میں ترقی اور خیر کے سامان لانے والی ہو۔ ہم میں سے ہر ایک استقامت دکھانے والا ہو۔ ہماری نیک تمنائیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے قبولیت کا درجہ پانے والی ہوں اور اس کی وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی تمام ان نیک صفات کی پناہ میں لے لے جن کا ہمیں علم ہے یا نہیں اور اپنی مخلوق کے ہر شر سے ہمیں بچائے۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:۔

ایک دعا کے لئے بھی میں کہنا چاہتا ہوں۔ پروگرام کے مطابق اس ہفتے میں امریکہ کے سفر کا انشاء اللہ تعالیٰ ارادہ ہے۔ لیکن ایئر پورٹس پر کل کے جو واقعات ہوئے ہیں، ان کی وجہ سے بعض لوگوں کو بڑی فکر بھی ہے۔ تو بہرحال دعا کریں، ہمارا تو ہر کام میں دعا پر انحصار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اگر بابرکت سفر ہوگا تو انشاء اللہ تعالیٰ جو بھی روکیں ہوں گی اللہ تعالیٰ دور فرما دے گا۔ اور ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔ کسی قسم کی کوئی ایسی بات نہ ہو جو شماتت اعداء کا باعث بنے۔ امریکہ والے بھی سوچ سمجھ کر جذبات سے بالا ہو کر پھر مجھے مشورہ دیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل میں برکت

(پروفیسر این سعید)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ خبر دی ''تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا۔ تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر ایک شاخ تیری جدی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائے گی۔ اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا'' (تذکرہ صفحہ 143)

حضورؑ کے سگے رشتہ داروں نے آپ کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اور سخت مخالفت کی۔ بات بات پر جھگڑا اور مقدمہ بازی اپنا وطیرہ بنالیا تو 1883ء کو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا کہ تیرے آباء واجداد کی نسل کاٹ دی جائے گی اور اب خاندان تجھ سے ہی چلے گا چنانچہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ یہ مضمون بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

جب ساری برادری نے آپؑ کو چھوڑ دیا تو اس وقت آپؑ کو الہام ہوا (ینقطع اٰبائک ویبدأ منک) کہ اے غلام احمد! تیرے آباء واجداد کی نسل کاٹی گئی۔ اب تجھ سے یہ نسل جاری ہوگی۔ یہ ایسا عظیم الشان الہام ہے اور ایسی عظیم الشان قوت کے ساتھ یہ سچا ثابت ہوا ہے کہ اس کی روشنی کے سامنے آنکھیں چندھیاتی ہیں۔

جب یہ الہام ہوا جہاں تک میں نے تحقیق کی ہے اس زمانے میں کم وبیش 70 افراد خاندان آپ کے آباء واجداد کے تھے جو قادیان میں بستے تھے اور ان میں سے کوئی ایمان نہیں لایا اور یکے بعد دیگرے وہ مرتے چلے گئے اور ان کی نسلیں ختم ہوتی چلی گئیں۔ قریبی رشتے دار بھی، دور کے بھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کے ایک پرانے خادم تھے بابا سندھی۔ وہ ایک دفعہ خدمت کیلئے ہمارے ساتھ ڈلہوزی بھی گئے۔ بڑی عمر تھی لیکن پھر بھی جسم میں توانائی تھی۔ ان سے بعض دفعہ ہم پرانی باتیں سنا کرتے تھے تو بڑے مزے سے وہ قصے سناتے تھے کہتے تھے کہ حضرت مسیح موعود کے مخالفین کی جو حویلی تھی وہاں یکے بعد دیگر تالے ہی پڑتے چلے گئے۔ پہلے وہ گھر بیواؤں سے بھر گیا پھر ان کے بچے مرنے شروع ہوئے۔ رفتہ رفتہ وہ خالی ہوگئی۔ کہتے ہیں مرزا گل محمد کے والد مرزا نظام دین صاحب آخری عمر میں بہت کمزور ہوگئے تھے۔ صدموں کا دماغ پر بھی اثر تھا تو میں (یعنی بابا سندھی) ان کو دبایا کرتا تھا کہتے ہیں! وہ مجھ سے کبھی کہتے تھے فلاں بی بی کو بلا کر لاؤ۔ فلاں بی بی کو بلا کر لاؤ۔ ہر دفعہ میں جواب دیتا تھا کہ میں کس کو بلا کر لاؤں اس کے کمرے میں بھی تالا پڑ گیا ہے۔ میں کس کو بلا کے لاؤں اس کے کمرے میں بھی تالا پڑ گیا ہے۔ بہت ہی دردناک منظر ہے لیکن خدا کی یہ شان خود ان کی بدنصیبی کے نتیجہ میں ظاہر ہوئی ہے کیونکہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام جیسا گوہر اپنے اندر پاکر اس کی قدر نہیں کی اور آپ کو مٹانے کی کوشش کی پس جو خدا کے پاک بندوں کو مٹانے کی کوشش کرتا ہے بالآخر ضروری نہیں کہ ہمیشہ اسی وقت، لیکن بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ خدا یہ فیصلہ کرتا ہے کہ ان کو مٹا دیا جائے اور پھر ان کو کوئی بچا نہیں سکتا۔ مرزا نظام دین کا ایک بیٹا زندہ رہا جن کا نام مرزا گل محمد ہے اور ان کی نسل میں اب تک احمدیت ہے اور خدا کی یہ شان ہے کہ ان کو اس لئے زندہ رکھا گیا کہ انہوں نے احمدی ہو جانا تھا۔ کوئی شخص ایسا زندہ نہیں رہا جس نے احمدی نہیں ہونا تھا۔ اسی کو زندہ رکھا گیا کہ جس نے احمدی ہو جانا تھا۔ کوئی شخص ایسا زندہ نہیں رہا جس نے احمدی نہیں ہونا تھا۔ اسی کو زندہ رکھا گیا جس نے احمدی ہونا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے بیٹوں میں سے دو تھے۔ ایک مرزا سلطان احمد۔ ایک مرزا فضل احمد اس وقت دونوں میں سے کوئی بھی آپ پر ایمان نہیں لایا تھا۔ اسی کو زندہ رکھا گیا اور اسی کی نسل جاری رکھی گئی جس نے ایمان لانا تھا۔ یعنی مرزا سلطان احمد صاحب (حضرت مرزا سلطان احمد کے بیٹے صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب اپنے دادا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر چکے تھے۔ چنانچہ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب سے آگے نسلیں چلیں جن کی شادیاں پھر حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کی اولاد در اولاد سے ہوتی چلی گئیں۔ ناقل) اور مرزا فضل احمد اسی طرح بے اولاد اس دنیا سے رخصت ہوگئے''۔ (ذوق عبادت اور آداب دعا صفحہ 383)

اللہ تعالیٰ آپ کو بار بار بتا رہا تھا کہ وہ آپؑ کی نسل کو بہت بڑھائے گا اور دنیا کے تمام اکناف میں وہ پھیل جائے گی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کی اس بشارت پر کامل یقین اور ایمان تھا ساتھ ہی اللہ تعالیٰ آپ کو بار بار بشارت دے رہا تھا کہ ہم تیری ایک اور شادی کریں گے جو دہلی کے معزز سید خاندان میں ہوگی۔ چنانچہ الٰہی نوشتوں کے مطابق حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ سے جو دہلی میں خواجہ میر درد کے خاندان سے تھیں سے آپکی شادی 1884ء میں ہوگئی۔ جن کے بطن مبارک سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد دی جن کی اب پانچویں نسل خدا کے فضل سے چل رہی ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب 1953ء میں حضرت اماں جانؓ کی وفات کے بعد اس پیشگوئی کی صداقت کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

''تین چار روز ہوئے ایک دوست نے میرے سامنے حضرت اماں جانؓ کی نسل کی فہرست پیش کر کے درخواست کی کہ ''اگر اس فہرست میں کوئی غلطی رہ گئی ہو یا کوئی فروگزاشت رہ گئی ہو تو وہ درست کر دی جائے''۔ میں نے اس فہرست کو دیکھ کر ضروری تصحیح کر دی۔ اس فہرست کی میزان ایک سو گیارہ تھی یعنی حضرت اماں جانؓ کی نسل میں اس وقت جو افراد (مرد عورت لڑکے لڑکیاں) زندہ موجود ہیں ان کی میزان ایک سو گیارہ بنتی ہے اور فوت ہونے والوں کی تعداد 20 ہے جو اس کے علاوہ ہے یعنی کل میزان 131 ہے۔ یہ ایک نہایت درجہ غیر معمولی تعداد ہے۔ جو کسی شخص کو اپنی زندگی میں (یعنی حضرت اماں جانؓ کو ناقل) اپنے بیٹوں اور بیٹیوں، پوتوں اور پوتیوں نواسوں اور نواسیوں کی اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنی نصیب ہوئی ہے''۔ (الفضل 13 مئی 1953ء)

حضرت صاحبزادہ صاحب نے اولاد کی ایک سو اکتیس تعداد 1953ء میں تحریر کی جبکہ اپریل 2005ء تک یہ تعداد 737 ہو چکی ہے جو دنیا کے مختلف ممالک میں رہائش پذیر ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تفصیلی شجرہ خاکسار کی کتاب ''سیرۃ حضرت اماں جان'' میں درج ہے یہ شجرہ اور دوسری تفصیلات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقتوں میں سے ایک نشان ہے۔ ☆☆

مری اولاد جو تیری عطا ہے۔ ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے

مرے مولیٰ مری یہ اک دعا ہے
تیری درگاہ میں عجز و بکا ہے
وہ دے، مجھ کو جو اس دل میں بھرا ہے
زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے
مری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
تری قدرت کے آگے روک کیا ہے
وہ سب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے
عجب محسن ہے تو بحر الایادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ
نجات ان کو عطا کر گندگی سے
برات ان کو عطا کر بندگی سے
رہیں خوشحال اور فرخندگی سے
بچانا اے خدا! بد زندگی سے
وہ ہوں میری طرح دیں کے منادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ
نہ دیکھیں وہ زمانہ بے کسی کا
مصیبت کا، علم کا، بے بسی کا
یہ ہو، میں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا
جب آوے وقت میری واپسی کا
بشارت تو نے پہلے سے سنا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ
خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ''ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد''
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مجھ کو یہ تو نے بارہا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

اللہ الیس عبدہ بکاف

Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

اذکروا موتکم بالخیر:

مکرم رشید احمد صاحب چوہدری کا ذکر خیر

(نبیلہ رفیق فوزی ناروے)

میرے بہنوئی مکرم رشید احمد چوہدری (سیکرٹری پریس اور پبلیکیشنز) ہماری والدہ کے سب سے بڑے داماد تھے۔1965ء میں ان کے والدین ہمارے ہاں میری بڑی ہمشیرہ (ناصرہ رشید) کا رشتہ لیکر آئیں۔ ان کی آمد سے پہلے ہی میری والدہ (مبارکہ قمر اہلیہ کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد) کو خواب میں کوئی ایسا نظارہ نظر آچکا تھا کہ جس سے یہ اشارہ ملتا تھا کہ یہ آنے والا رشتہ اور خاندان میں شامل ہونے والا نیا وجود ہمارے گھر کے لئے نیک اور مبارک ثابت ہوگا۔ میرے والدین کی حسن ظنی واقعی صحیح ثابت ہوئی، ہمارے ان بہنوئی نے تمام عمر اپنی سیرت و کردار بردباری تحمل مزاجی، فراخ دلی، اور وسعتِ قلبی سے یہ ثابت کردیا، کہ یہ صرف اپنی بیوی کیلئے ہی نہیں بلکہ ہمارے پورے خاندان کیلئے بہت نیک وجود ثابت ہوئے ہیں۔ یہ لوگ 1967ء میں اپنی سات ماہ کی بچی فوزیہ کے ساتھ لندن میں شفٹ ہوگئے۔ اس وقت لندن میں بہت کم احمدی خاندان یہاں آباد تھے۔ لندن میں آکر تدریس کے شعبے سے منسلک ہوگئے اور اپنی محنت اور لگن کی وجہ سے بہت جلد ترقی کرتے ہوئے سکول انسپکٹر بن گئے۔ حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ امام بشیر احمد رفیق صاحب، شیخ مبارک احمد صاحب، اور چوہدری انور کاہلوں صاحب وغیرہ جیسے بزرگوں کی راہنمائی اور ساتھ میں انہیں کام کرنے کا موقع ملا اور بہت جلد لندن جماعت میں اپنا ایک مقام بنالیا۔ بھائی جان جب پاکستان آتے تو ہمیں حضرت چوہدری صاحب کی ہزاروں باتیں بتاتے۔ حضرت چوہدری صاحب نے بھی ان پر اعتماد کرتے ہوئے اپنی ٹرسٹ کمیٹی میں ان کو شامل کیا خلیفۃ المسیح الثالثؒ جب بھی لندن دورے پر تشریف لائے بھائی جان نے دن رات ایک کر کے جماعت لندن کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کیا اور جماعتی سرگرمیوں میں پیش پیش رہے۔

بھائی جان کی طبیعت میں قرابت داری اور دوست واحباب کی مہمان نوازی کا حد درجہ خیال تھا۔ ان کی شادی کے وقت ہم تین چھوٹے بہن بھائی بالکل بچے تھے۔ تب سے لیکر وفات تک ان کا ہم لوگوں کے ساتھ سلوک انتہائی شفقت اور محبت کا رہا، ہمارے گھر میں ان کی حیثیت بڑے بھائی جیسی تھی۔ انکی جماعتی خدمات کی وجہ سے بھی ہمارا سارا خاندان ان کو احترام کی نظر سے دیکھتا تھا۔ ہم میں سے جب بھی کوئی لندن جاتا تو بھائی جان ہمارا بہت خیال رکھتے اور لندن اور مضافات کی سیریں کرواتے۔

1985ء میں میری شادی لندن میں ہونا قرار پائی سارا انتظام بھائی جان نے کیا اور مجھے ایک بیٹی کی طرح اپنے گھر سے رخصت کیا۔ جب میرے میاں (رفیق احمد فوزی) بیمار ہوئے تو محض انکی عیادت اور میری دلجوئی کی خاطر لندن سے ناروے آئے، یہ وقت ہم پر بہت کڑا تھا، بھائی جان کی آمد سے ہمیں بہت تسلی ہوئی مگر جب بقضائے الٰہی فوزی صاحب وفات پاگئے تو بعد میں بھی میرے بچوں کا خیال رکھا اور ہمیشہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں ہماری رہنمائی کرتے۔

طبیعت میں لحاظ اور مہمان نوازی بھی تھی، باہر سے آنے والوں کیلئے اپنے گھر کے دروازے ہمیشہ کھلا رکھتے۔ جلسہ سالانہ پر بھی اکثر مہمان تشریف لاتے رہتے۔ محترم ثاقب زیروی صاحب مرحوم جب بھی آئے انہی کے گھر رہے۔

جماعتی خدمات: حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے لندن آنے کے کچھ عرصہ بعد بھائی جان کو جماعت کا پریس اور پبلیکیشن کا کام دے دیا، اس کام کو آپ نے تاحیات نہایت وفاداری کے ساتھ نبھایا۔ باوجود انتہائی بیماری کے ایک دن بھی ان کی زندگی میں ایسا نہیں آیا کہ ان کو اپنے کام میں اکتاہٹ یا تھکاوٹ محسوس ہوئی ہو۔ بیماری کے شدید زور پر بھی ادویات کھا کر آفس پہنچ جاتے۔1985ء میں جب بھائی جان کی آنکھ کے موتیا کا آپریشن ہوا تو انہوں نے مجھے اور میرے بھائی خالد منیر کو ہدایت دی ہوئی تھی کہ لندن سے نکلنے والی اردو اخباروں کو پڑھیں اور اس میں سے جماعت کے حوالے سے نکلنے والی خبروں کو الگ کریں اور مجھے سنائیں بھی۔ گویا اس تمام عرصہ میں بھی آپ نے اپنے کام سے چھٹی نہیں کی۔ پریس کی ذمہ داری کے بعد بھائی جان حد سے زیادہ مصروف ہوچکے تھے ان کے گھر کے دفتر میں سینکڑوں کے حساب سے ہر قسم کا لٹریچر اور کتابیں موجود تھیں۔ میں نے ان کے sitting room کو کبھی sitting room کی حالت میں نہیں دیکھا، کتابوں اور اخباروں کا ایک انبار ہوتا جس کے درمیان بھائی جان بیٹھے ہوتے۔ کتابیں اور پریس ریلیز لکھنے میں اتنے مگن ہوتے کہ کھانے پینے کا ہوش بھی نہ ہوتا۔

1992ء میں جب قادیان کے جلسہ پر حضور خلیفۃ المسیح الرابعؒ تشریف لے گئے تو بھائی جان بھی حضور کے اس خاص عملے میں شامل تھے۔ جو حضور کے ساتھ دفتر کے طور پر گیا تھا۔ قادیان پہنچنے پر بھی ان کے پاس الگ کمرہ تھا، وہاں پہنچتے ہی انہوں نے اپنا کام شروع کردیا۔1993ء میں دل کا بائی پاس آپریشن ہوا۔ اللہ کے فضل سے کامیاب ہوا مگر اس کے ساتھ گردوں اور جگر کی بیماری شروع ہوگئی۔ اور تادم آخر یہ تکلیف ان کے ساتھ رہی۔ مگر اخبارات دیکھنا، ان پر مضامین لکھنا، جوابات دینا، خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد پر دوسری کتابیں لکھنا جلسہ جات پر بک اسٹال لگانا، پاکستان میں پیش آنے والے جماعت کے حالات کے متعلق خبریں دُنیا کے اخبارات اور تمام جماعتوں تک پہچانا، ان تمام کاموں میں کبھی بھی تعطل نہ آیا۔2003ء میں اللہ تعالیٰ نے انہیں اور خاکسارہ۔ میرے بچوں اور دو بہنوں کو بھی اس سعادت کی توفیق عطا کی کہ ہم نے عمرہ ادا کیا۔ وہ ہمارے محرم بنے اور خود وہ اتنے بیمار تھے کہ اصل میں عمرہ کرنے کے قابل نہیں تھے۔ جب ہم مکہ پہنچے اور ضروری کاروائی کے بعد مسجد الحرام میں داخل ہوئے، باقی ہم لوگ تو خانہ کعبہ کو دیکھ کر باقی سب کو بھول گئے۔ مگر باجی بھائی جان کو خانہ کعبہ تک پہنچانے میں مصروف ہوگئیں۔

باجی کی محنت اور بھائی جان کا جذبہ کام آیا اور بہ احسن عمرہ ادا ہوگیا، ایک عربی ڈرائیور نے مکہ کے مضافات کی زیارت کے دوران بتایا کہ فلاں جگہ حضرت خدیجہؓ کی قبر ہے، ہم سے کہنے لگے کہ جہاں تک مجھے علم ہے کہ حضرت خدیجہؓ کی قبر کا نشان نہیں رہا مگر اگر یہاں کے مقامی لوگ کہہ رہے ہیں تو دیکھنا ضرور چاہئے، اگلے روز دوبارہ انہوں نے جانے کا ارادہ کیا، مگر صحت نے اجازت نہ دی۔ مدینہ جا کر بھائی جان کی سانس کی تکلیف بہت بڑھ جانے کے باوجود ہم سب کے ساتھ ساتھ ہر جگہ کی سیر کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احسن طریق سے سارا سفر مکمل ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بہنوئی کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے ان کی نیکیوں کی برکات ہمیشہ ان کی اولاد میں قائم رہیں، اور ان کی کی ہوئی خدمات سلسلہ کو قبول فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆

نوری لبادہ پہن کے انصار آگئے

برموقعہ جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام 2007ء زیر اہتمام مجلس انصار اللہ قادیان

(چوہدری خورشید احمد پربھاکر درویش قادیان)

مسیحا! تیرے دربار میں سردار آگئے
نوری لبادہ پہن کے انصار آگئے

تیری جبیں کے نور سے معمور ہے جہاں
اڑتے ہوئے ہیں دور سے پردار آگئے

مسیحا! تیری دُعاؤں کی تاثیر دیکھ کر
خوردو کلاں و پیر بیشمار آگئے

ہجوم خلق دیکھ کر دل شاد شاد ہے
لگتا ہے کل جہاں کے غم خوار آگئے

مسیحا! تیری دید کا ہے مشتاق اک جہاں
بشوق تیری بستی میں سرشار آگئے

امراض عشق کا ابھی نکلا نہیں علاج
تیرے خلوص و عشق کے گرفتار آگئے

دردمندان عشق کا 'درشن' علاج ہے
اگر قادیاں امامِ غمخوار آگئے

دیکھا تیرا مزار تو ماضی میں کھو گئے
سینے میں لئے بار اشکبار آگئے

اس باطن خورشید میں مہدی کا نور ہے
سب طالبان روشنی ا لـــــدار آگئے

2 and 3 Bed Rooms Flat

Independant House

All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Flat Available

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

الیس اللہ بکاف عبدہ

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

الیس اللہ بکافِ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ

احمدی احباب کیلئے خاص

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

پانی جس پر زندگی کا دار و مدار ہے

(منور بلوچ صاحب)

یہ کرہ ارض جس پر تقریباً ساڑھے پانچ ارب انسان زندہ ہیں تقریباً 14,84,29,000 مربع کلومیٹر پر محیط ہے جس کا 3/4 رقبہ یعنی 11,13,21,,750 مربع کلومیٹر پر پانی ہے۔ پانی کا کیمیاوی فارمولا H_2O یعنی ہائیڈروجن اور آکسیجن سے مل کر بنتا ہے۔

انسان کے اندر 80 فیصد پانی ہے جو جلد کی تازگی اور خون کی گردش کا سبب بنتا ہے اور اس طرح انسانی زندگی رواں دواں رہتی ہے۔ ایک انسان کو روزانہ تقریباً اڑھائی لٹر صاف پانی کی ضرورت ہے اس طرح روزانہ تمام انسانوں کیلئے دنیا میں 15 ارب لٹر پانی درکار ہے۔

ادبی حوالہ سے پانی کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ شاعروں نے اشک اور آنکھوں میں بھی پانی کا ذکر کیا ہے۔

وہ اشک بن کے مری چشم تر میں رہتا ہے
عجیب شخص ہے پانی کے گھر میں رہتا ہے
سب اشک پی گیا میرے اندر کا آدمی
میں خشک ہو گیا ہرا ہو گیا وہ شخص

سجدے میں خدا کے حضور عجز وانکساری اور ندامت کے حوالے سے آنکھوں کے پانی یعنی آنسوؤں کے بہنے سے رویوں میں پاکیزہ تبدیلی رونما ہوتی ہے۔ اور انسان ولایت کے مقام تک جا پہنچا ہے اور معاشرہ شرافت اور نیکی سے بھر جاتا ہے۔

حیران کن حقائق

پانی سے متعلق معلومات کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔ ☆ دنیا میں 14 بڑے سمندر اور بحیرے ہیں، جن میں بحیرہ جنوبی چین سب سے بڑا ہے۔

☆ دنیا میں 13 بڑی جہاز رانی کی مشہور نہریں ہیں جن میں سب سے بڑی سینٹ لارنس سی وے امریکہ اور کینیڈا میں جو 2400 میل لمبی ہے۔

☆۔ دنیا میں 10 بڑی طویل ترین گلیشیئر ہیں جن میں سب سے بڑا گلیشیئر انٹارکٹیکا ہے جس کی لمبائی 320 میل ہے۔

☆ دنیا میں 33 مشہور دریا ہیں۔ جن میں سے دریائے نیل جس کی لمبائی 4180 میل ہے۔ سب سے بڑا ہے۔

☆ دنیا میں 31 بڑے شہر دریا کے کنارے واقع ہیں۔ جن میں نیو یارک سب سے بڑا ہے۔

☆۔ دنیا میں 13 مشہور پل ہیں جن میں اکاشی کیکو پل کی لمبائی 6529 فٹ ہے جو دنیا کا سب سے بڑا پل ہے اور جاپان میں ہے۔

☆۔ دنیا میں 21 بڑی آبشاریں ہیں جن میں سے انجیلر وینزویلا سب سے بڑی ہے جس کی بلندی 3281 فٹ ہے۔

☆۔ دنیا میں 13 بڑی آبنائیں ہیں۔

☆ دنیا میں 22 بلند ترین بند موجود ہیں۔ جن میں سب سے بڑا بند امریکہ میں ہے۔

☆ دنیا میں 27 مشہور قدرتی جھیلیں ہیں۔

☆ دنیا میں 20 اہم بندرگاہیں ہیں۔

یہ تو تھیں پانی سے متعلق کچھ معلومات۔ اس کے علاوہ ہر شخص جانتا ہے کہ پانی مندرجہ ذیل ضرورتوں کیلئے انتہائی اہم ہے۔

۱۔ انسانی جسم کیلئے
۲۔ فصلوں کی تیاری کیلئے اور آبپاشی کیلئے۔
۳۔ صنعتی ضروریات کیلئے
۴۔ توانائی کے حصول کیلئے
۵۔ باربرداری کیلئے

اس جگہ انسانی جسم کیلئے اس ضرورت کا مختصر جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔ یہ انسانی جسم کی سات بنیادی ضروریات میں سے ایک ہے۔ اگر جسم میں اس کی کمی واقع ہو جائے تو انسانی دماغ میں خلل پیدا ہو جاتا ہے گرمیوں میں جسم کے درجہ حرارت کو اعتدال پر رکھتا ہے۔

عالمی ادارہ صحت نے پانی میں نمکیات کا ایک تناسب مقرر کیا ہے کیونکہ خراب پانی کی وجہ سے ٹائیفائیڈ، ہیضہ، پیچش ہیپاٹائٹس A+D جیسی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے پینے کا پانی ہر لحاظ سے بہتر اور بیکٹیریا سے پاک ہونا چاہئے اور اس میں آرسینک، کیڈمیم، سیسہ، فلورائیڈ اور نائٹریٹ جیسے مضر صحت اجزا نہیں ہونے چاہئیں۔

پانی کی آلودگی دنیا میں اہم ترین مسئلہ اور آبی ماحول کی آلودگی انسان کو تیزی سے موت کی طرف لے جا رہی ہے۔

ماحول زندگی کی تولید اور نشو ونما کے طبعی و کیمیائی وسائل فراہم کرتا ہے۔ ترقی یافتہ یورپ اور امریکہ کے سائنسدانوں نے ماحولیاتی آلودگی کی تعریف کرتے ہوئے موقف اختیار کیا کہ شہری آبادیوں کے پھیلاؤ کے سبب پیدا ہونے والا فضلہ انسانی آبادیوں میں مختلف نوعیت کی بیماریاں پیدا کرنے کا باعث بن رہا ہے۔ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو معیشت کے ساتھ انسانی آبادی خطرناک حیاتیاتی زوال کا شکار ہو جائے گی۔

صنعتی انقلاب زمین، پانی اور فضا کی قدرتی ہیئت تبدیل کرنے کا باعث بن رہا ہے۔ صنعتی فضلہ میں کیمیائی نوعیت کے زہریلے مرکبات کو دریاؤں اور سمندروں میں پھینک دیا جاتا ہے جو آبی آلودگی کا باعث بن رہا ہے جس سے انسانی اور آبی زندگی کو خطرہ لاحق ہے۔ آبی آلودگی کے خاتمے کے لئے مندرجہ ذیل اقدام ضروری ہیں۔

۱۔ گندے آلودہ اور فضلہ شدہ پانی کو ٹریٹمنٹ پلانٹ سے صاف کر کے دریاؤں میں ڈالا جائے۔
۲۔ صنعتی فضلات کی ری سائیکلنگ کی جائے۔
۳۔ پانی کے پائپ سیوریج سسٹم سے بہت دور اور علیحدہ علیحدہ بنائے جائیں۔
۴۔ پانی کا کیمیائی تجزیہ ہر سال لازمی قرار دیا جائے۔
۵۔ پینے کے پانی کی سپلائی حکومت کی ذمہ داری ہونی چاہئے۔
۶۔ پانی کو ضائع ہونے سے بچانے کیلئے پختہ کھالے تعمیر کئے جانے چاہئیں۔
۷۔ پانی کو ضائع ہونے اور ضرورت کے تحت استعمال کیلئے بہت ساری آبی ذخائر تعمیر کرنے چاہئیں۔
۸۔ فضا کی آلودگی کے خاتمے کیلئے پن بجلی کے نظام کو فروغ دینا چاہئے۔
۹۔ پانی کو ابال کر پینا انسانی صحت کیلئے ضروری ہے۔

پانی جتنا ہی انسانی جسم کیلئے ضروری ہے اس سے زیادہ تجارت کے فروغ کیلئے ضروری ہے۔ اس لئے جن ممالک کو سمندر تک رسائی حاصل نہیں وہ سمندر تک رسائی حاصل کرنے کیلئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ بعض دانشوروں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ آئندہ عالمی جنگیں پانی کیلئے ہوا کریں گی اس کا مطلب ہے کہ آبی گزرگاہوں تک رسائی کیلئے مختلف ممالک کے درمیان جنگ کے خطرات موجود ہیں۔ یہ حقیقت اپنی جگہ بہت اہم ہے کہ اگر اقوام متحدہ اور خود انسان نے مل کر پانی کے متعلق نہ سوچا اور پانی کی آلودگی اور ضیاع پر کنٹرول نہ کیا تو آنے والے وقت میں صرف اسی ایک مسئلہ سے حیاتیات اور انسانی زندگی خطرے میں پڑ جائے گی اور ہو سکتا ہے یہی ایک وجہ زمین پر زندگی کے خاتمہ کا سبب بنے۔ دنیا کو اس کے متعلق بہر حال سوچنا ہو گا۔

☆☆☆

صحت نامہ

ادرک۔ معدے کا دوست

ایک رپورٹ کے مطابق تازہ ادرک کے استعمال سے پیٹ کا نظام درست رہتا ہے اس کے علاوہ متلی کی شکایت کیلئے بھی یہ بہت مفید ہے۔ ادرک کے شفائی اثرات کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ مغربی ممالک میں اسکے کیپسول بکثرت فروخت ہو رہے ہیں۔ قدیم طب کے معالجین نے اسے موٹاپا کم کرنے کیلئے بھی بہت موزوں قرار دیا ہے۔ اس ضمن میں آسٹریلیا میں چوہوں پر ہونے والی تحقیق سے واضح ہوا ہے کہ ادرک کے استعمال سے ان کے جسم کے ریشوں یا بافتوں میں توانائی کا اخراج بڑھ گیا اس سے یہ اندازہ کرنا مشکل نہیں کہ ادرک سے جسم سے میٹابولزم کے اخراج کی رفتار میں اضافہ ہو جاتا ہے اس سے زائد چربی زائل ہو کر وزن کم ہو جاتا ہے۔ ادرک کے کیمیائی تجزیے کے مطابق اس میں فراری تیل کے علاوہ تیز تلخ رال، گوند، نشاستہ، ریشہ، اسٹک ایسڈ، پوٹاش اور گندھک وغیرہ ہوتے ہیں۔ معروف قدیم یونانی طبیب جالینوس، ابن سینا اور یوموس کہتے ہیں کہ وہ فالج اور گنٹھیا (جوڑوں کا درد) کے مریضوں کا علاج ادرک سے کرتے تھے۔ ادرک پر ہونے والی حالیہ ریسرچ نے بھی اسے معدے کی خرابی، گیس، تبخیر جی کا متلانا اور انتڑیوں کی سختی میں انتہائی مفید قرار دیا ہے۔ ایک تحقیق میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ یرقان کیلئے بھی مفید ہے۔

ادرک میں غذا کے مضر اثرات کو ختم کرنے کی بھرپور صلاحیت ہوتی ہے۔ ثقیل غذاؤں مثلاً دال یا گوبھی وغیرہ کے ساتھ اسے شامل کرنے سے یہ غذائیں آسانی سے ہضم ہو جاتی ہیں اور ان کا بادی پن بھی دور ہو جاتا ہے۔ ادرک کو چھیل کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے کھانے سے بھوک کھل کر لگتی ہے۔

معدے کے ساتھ ساتھ جوڑوں، پٹھوں اور اعصابی درد میں بھی ادرک کے بے حد مفید قرار دیا جاتا ہے جاپان کے معروف ڈاکٹر کوجی پر موڈا نے جو ٹوکیوں میں پریکٹس کرتے ہیں۔ اس کیلئے خاص فامولا بتایا ہے جو کچھ اس طرح سے ہے کہ ادرک کے تقریباً ڈیڑھ انچ کے مناسب ٹکڑے چھلکے اتار کر ململ کی ایک تھیلی میں ڈال دیں اور ابلنے کیلئے ایک گیلن پانی میں رکھ دیں۔ تھیلی کو زیادہ سخت بند نہ کریں بلکہ اتنا ڈھیلا رکھیں کہ اس میں موجود ٹکڑے پانی ابلنے پر تھیلی کے اندر حرکت کر سکیں پھر سات منٹ تک برتن کو سختی سے بند کر دیں تاکہ بھاپ بالکل نہ نکل سکے۔ اس کے بعد لکڑی کی ڈوئی سے ململ کی تھیلی یا پوٹلی کو پانی میں دبائیں یہاں تک کہ ادرک سے نکلنے والا رس پانی میں اچھی طرح حل ہو جائے اور تھیلی میں جو ادرک رہ جائے گی اس کو شریانوں میں خون جمنے یا گاڑھا ہونے سے روکنے والی بہترین قدرتی دوا سمجھا جاتا ہے۔

ماہرین کا خیال ہے کہ خون کی شریانوں میں Clots کو جمنے سے روکنے کیلئے ادرک کا استعمال مفید رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دل کے امراض میں بھی ادرک کی مؤثر ثابت ہوا ہے۔ پھیپھڑوں میں جانے والی ہوا کی نالیوں میں تنگی، دمہ، کالی کھانسی اور تپ دق میں بھی ادرک کا استعمال انتہائی مؤثر ثابت ہوا ہے۔ ادرک میں جراثیم کش اجزاء کی بھی وافر مقدار پائی جاتی ہے۔ یہ اجزاء مختلف امراض کے خلاف قوت مدافعت میں اضافہ کرتے ہیں۔ (ماہنامہ جدید زراعت جنوری

مسلمانانِ عالم کے چند ممتاز فرقے

(دوست محمد شاہد مورخ احمدیت ربوہ، پاکستان)

مسلمانان عالم عموماً تین مشہور اور بڑے فرقوں میں منقسم ہیں (۱) اہلسنت والجماعت (۲) اہلحدیث (۳) شیعہ۔

اہلسنت والجماعت

خلفاء اربعہ (حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ حضرت عمر فاروقؓ۔ حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علیؓ پر ایمان لاتے اور ائمہ فقہ کی تقلید واجب قرار دیتے ہیں۔ (فرقہ کی چار اہم شاخیں) حنفی۔ مالکی۔ شافعی۔ حنبلی۔

حنفی:۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ نعمان بن ثابت (ولادت بمقام کوفہ 80 ہجری وفات 150 ہجری) کے پیروکار!! جو دوسرے تمام فرقوں سے زیادہ ہیں اور برصغیر پاک و ہند۔ افغانستان، ترکی، مصر، شام، لبنان اور البانیہ وغیرہ ممالک میں بکثرت پھیلے ہوئے ہیں۔ حنفیوں کے دو مشہور مکاتیب فکر ہیں۔ بریلوی۔ دیوبندی۔

بریلوی: اس مسلک کے بانی جناب مولوی احمد رضا خان صاحب تھے جو قصبہ بانس بریلی میں 14 جون 1856ء کو پیدا ہوئے اور 28 اکتوبر 1921ء کو انتقال کیا۔ مولوی بدرالدین احمد رضوی قادری گورکھپوری نے ''سوانح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی'' کے نام سے ان کی مفصل سوانح لکھی ہے۔ آپ کے مرید آپ کو ''حضور پرنور۔ عظیم البرکت۔ امام اہلسنت۔ قاطع بدعت مجدد مأۃ حاضرہ'' وغیرہ القاب سے یاد کرتے ہیں۔

آپ نے مختلف نزاعی اور علمی مباحث پر نہایت کثرت سے کتابیں لکھیں اور شائع کیں۔ اور فاتحہ خوانی چہلم۔ گیارھویں عرس۔ تصور شیخ۔ سجدہ تعظیمی۔ قیام میلاد النبی، یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ۔ اور گیارھویں کی نذر و نیاز کا زور شور سے رواج دیا۔

ہمارے یہاں اکثر گدی نشین اور سجادہ نشین آپ ہی کے مسلک پر گامزن ہیں۔ بریلوی احباب کے ممتاز و مخصوص مسائل یہ ہیں:۔

'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نور، حاضر ناظر اور زندہ ہیں اور ہر قسم کا علم غیب رکھتے ہیں۔ حضور کا سایہ نہیں تھا۔ یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل میلاد خاص اہتمام اور نہایت تزک و احتشام سے منعقد کرتے ہیں۔ حضور کا نام مبارک آنے پر تعظیماً اپنے انگوٹھے چومتے اور آنکھوں پر رکھتے ہیں۔ اذان کے بعد الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کا ورد باآواز بلند دہراتے ہیں۔ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا گناہ سمجھتے اور آمین بالجہر کو جائز نہیں سمجھتے نماز تراویح 20 رکعات ادا کرتے ہیں۔

بریلوی تنظیمیں: جمیعت العلماء پاکستان۔ انجمن حزب الاحناف جمیعت المشائخ۔

بریلوی رسائل و اخبارات: سوادِ اعظم (لاہور) رضائے مصطفیٰ (گوجرانوالہ) رضوان (لاہور) عرفات (لاہور)

انوار الصوفیہ (علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ) نورالاسلام (شرقپور) الفاروق (سرگودھا) ماہ طیبہ کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ۔

بریلوی درسگاہیں:۔ جامعہ نعیمیہ (لاہور) دارالعلوم حزب الاحناف (لاہور) جامعہ شرفیہ رضویہ (ساہی وال) دارالعلوم امجدیہ (کراچی) جامعہ غوثیہ گولڑہ ''شریف'' دارالعلوم نقشبندیہ جماعتیہ (علی پور سیداں) دارالمبلغین جناب میاں صاحب (شرقپور) مدرسہ انوار العلوم (ملتان) جامعہ حنفیہ دارالعلوم اشرف المدارس (اوکاڑہ) جامعہ رضویہ مظہر الاسلام (لائل پور) جامعہ نظامیہ غوثیہ (وزیرآباد)

دیوبندی: حنفیوں کا دوسرا گروہ جو دارالعلوم دیوبند کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ اس عظیم الشان درسگاہ کی ابتداء 15 محرم 1283ھ (مئی 1866ء) کو ہوئی۔ پہلے اُستاد جناب ملا محمود صاحب اور پہلے شاگرد مولوی محمود الحسن صاحب تھے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند صفحہ ۴) مدرسہ کے بانی حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ جیسے عالم ربانی تھے جو 1248ھ میں پیدا ہوئے اور 1297ھ (۱۵/اپریل 1880ء میں یعنی جماعت احمدیہ کی بنیاد سے قریباً نو برس پیشتر واصل بحق ہوگئے۔ اور جناب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مدرسہ کے سرپرست اور مفتی قرار پائے۔ جن سے دیوبندی مکتبہ فکر کی مستقل داغ بیل پڑی۔ آپ کے فتوے ''فتاویٰ رشیدیہ'' کے نام سے شائع شدہ ہیں جن میں سے بطور نمونہ دو دلچسپ فتاویٰ ملاحظہ ہوں۔ لکھتے ہیں:۔

(۱) ''احیائے حق کے واسطے کذب درست ہے۔ مگر تا امکان تعریض سے کام لیوے اگر ناچار ہو تو کذب صریح بولے ورنہ احتراز کرے''

(فتاویٰ رشیدیہ کامل صفحہ 460)

(۲) جماعت احمدیہ کی نسبت اُن کی واہیات مت سنو۔ اگر ہو سکے اپنی جماعت سے خارج کردو بحث کر کے ساکت کرنا اگر ہوسکے ضرور ہے ورنہ ہاتھ سے اُن کو جواب دو''

(تذکرۃ الرشید حصہ اوّل صفحہ 140)

آپ کی بینائی آخر عمر میں جاتی رہی تھی۔ ۱۱/اگست 1905ء کو سانپ ڈسنے سے رحلت کر گئے۔ آپ کی وفات پر شیخ الہند مولوی محمود الحسن صاحب نے ایک طویل مرثیہ کہا جس کے تین شعر یہ تھے۔

زبان پر اہل اہوا کی ہے کیوں اعل ھبل شاید
اُٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی
پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق وشوق عرفانی
مسیحائے زباں پہنچا فلک پر چھوڑ کر سب کو
چھپا چاہ لحد میں وائے قسمت ماہ کنعانی

آپ کے بعد ''حکیم الامت'' مولوی اشرف علی صاحب تھانوی (متوفی 1943ء) ''شیخ الہند'' اسیر مالٹا مولوی محمود الحسن صاحب (متوفی 1920ء) جناب مولوی شبیر احمد صاحب عثانی ''شیخ الاسلام'' (متوفی 1949ء) مفتی کفایت اللہ صاحب صدر جمیعۃ العلماء ہند (متوفی 1952) مولوی سید حسین احمد صاحب مدنی (متوفی 1957) اور مولوی احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین لاہور (متوفی) وغیرہ جید علماء نے دیوبندی مسلک کی بہت خدمت کی اور خوب نام پیدا کیا۔ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی نسبت لکھا ہے کہ:۔

'' ان کا تعلق دیوبند کے اس مدرسہ فکر سے ہے جس نے انگریزی پڑھنا پڑھانا حرام قرار دیا تھا''

(عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۲۲ مؤلفہ آغا عبدالکریم شورش کاشمیری)

دیوبندی اصحاب فقہ حنفی کی تقلید میں بریلویوں کے ہم نوا ہیں۔ البتہ فاتحہ خلف الامام کو صرف واجب نہیں مانتے۔ بعض جائز سمجھتے ہیں۔ یہی حال آمین بالجہر اور رفع یدین کا ہے۔ جہاں تک رد رسوم و بدعات کا تعلق ہے۔ اُن کا مسلک اہلحدیث سے زیادہ قریب ہے۔ اہل دیوبند کے تین موضوع خاص بھی ہیں اوّل امکان کذب باری تعالیٰ۔

دوم: کوا حلال ہے بلکہ جہاں یہ حرام قرار دیا جاتا ہو وہاں اس کا کھانا ثواب ہے۔

(فتاوی رشیدیہ کامل صفحہ 493)

سوم: مسئلہ امکان نظیر یعنی آنحضرتؐ کا نظیر ممکن ہے۔ پچھلے چند سالوں سے دیوبندی علماء کے درمیان مسئلہ'' حیات النبی بھی محل نزاع بنا ہوا ہے۔ نظام العلماء اور جمیعۃ العلماء اسلام دیوبندی علماء کی فعال تنظیمیں ہیں

دیوبندی درسگاہیں: جامعہ اشرفیہ (لاہور) جامع عربیہ سراج العلوم (سرگودہا) دارالعلوم الاسلامیہ (ٹنڈوالہ یار ضلع حیدرآباد۔ سندھ) مدرسہ قاسم العلوم (شیرانوالہ گیٹ لاہور) مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ)۔ مدرسہ عربیہ اشاعت العلوم (لائل پور) مدرسہ خیرالمدارس۔ مدرسہ قاسم العلوم (ملتان) جامعہ رشیدیہ (ساہی وال) دارالعلوم تعلیم القرآن (راولپنڈی) دارالعلوم (کراچی) مدرسہ عربیہ اسلامیہ (کراچی) دارالعلوم حقانیہ (اکوڑہ خٹک)

دیوبندی ترجمان:۔ ترجمان اسلام (لاہور) پیام اسلام (لاہور)۔ خدام الدین (لاہور) دعوت لاہور تعلیم القرآن راولپنڈی)

مالکی: فرقہ اہلسنت کی دوسری شاخ۔ اور حضرت امام مالکؒ بن انس (ولادت بمقام مدینہ 95 ہجری) وفات 199 ہجری کے مقلد جو زیادہ تر شمالی افریقہ میں پائے جاتے ہیں۔

شافعی: یعنی حضرت امام محمد بن ادریس شافعیؒ (ولادت بمقام غزہ فلسطین رجب 150 ہجری۔ وفات آخر رجب 204 ہجری) کے ماننے والے۔ حنفیوں کے بعد سب سے زیادہ تعداد اسی فرقہ کی ہے۔ مصر، فلسطین، اردن، سوریا، لبنان اور انڈونیشیا میں یہ لوگ پائے جاتے ہیں۔

حنبلی: یعنی حضرت امام ابوعبداللہ احمد بن حنبلؒ الشیبانی (ولادت بمقام بغداد ربیع الاوّل 164 ہجری وفات ربیع الاوّل 241 ہجری) کی فقہ پر عامل اس مسلک کا آغاز بغداد میں ہوا۔ بعد ازاں اس کے اثرات عراق اور مصر تک پہنچے۔ مگر اسے مقبولیت حاصل نہ ہوسکی۔ بلکہ سب سے کم فروغ اسی شاخ کو ہوا۔

اہلحدیث

اہلحدیث اگرچہ خلفائے اربعہ کو تسلیم کرتے اور ائمہ کا احترام بھی کرتے ہیں۔ اور اس نقطہ نگاہ سے وہ یقیناً اہلسنت والجماعت ہی کا حصہ ہیں۔ مگر ائمہ کی تقلید ذاتی و شخصی کے قائل نہ ہونے کے باعث عموماً غیر مقلد کہلاتے ہیں۔ اہلحدیث نے رسوم و بدعات دُور کرنے میں اچھا کام کیا ہے۔ آمین بالجہر۔ رفع یدین، آٹھ رکعت تراویح۔ خطبہ جمعہ کے دوران اُردو میں وعظ اور قرات خلف الامام ان کے مخصوص فقہی مسائل ہیں۔ برصغیر پاک و ہند میں یہ فرقہ اپنی موجودہ صورت میں حضرت سید احمد بریلویؒ اور حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کی بالاکوٹ میں شہادت (6 مئی 1831ء) کے کچھ عرصہ بعد قائم ہوا۔ نواب امیر الملک سید صدیق حسن خان قنوجی اور شیخ الکل الحاج مولوی سید نذیر حسین صاحب ''محدث دہلوی۔ اس کے دور اوّل کے مشہور و مستند علماء میں سے تھے جنہیں بعض لوگ مجدد بھی قرار دیتے ہیں۔ اور جو بالترتیب جنوری 1890ء اور 13 اکتوبر 1902ء کو فوت ہوئے۔ شیخ الکل سید نذیر حسین صاحب دہلوی کی زندگی کے مفصل حالات ''الحیات بعد الممات'' کے نام سے شائع شدہ ہیں۔ اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ آپ نے بہادر شاہ ظفر کے دربار میں ایک بار کوا کی حلت پر مناظرہ فرمایا اور اٹھائیس کتابوں کی سندلی اور کتابوں کو چھکڑے پر لدوا کر دربار شاہی میں تشریف لے گئے (ملخصاً از صفحہ 120 تا 123) آپ کے تلامذہ کا شمار پانچ سو تک پہنچتا ہے جن میں سے مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈووکیٹ اہلحدیث مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری مدیر اہلحدیث مولوی محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اہلحدیث کو محض چڑانے کیلئے نجد کے مشہور معتبر عالم حضرت محمد بن عبد الوہابؒ (ولادت 1115ھ وفات 1206ھ) کی طرف

حضرت محمد بن عبد الوہابؒ (ولادت 1115ھ وفات 1206ھ) کی طرف نسبت کرکے وہابی بھی کہا جاتا ہے۔ مگر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی کوشش سے انگریزی حکومت نے 19 جنوری 1887 کو ایک خاص سرکلر کے ذریعہ سے سرکاری دفتروں میں اس نام کی ممانعت کردی۔ (رسالہ اشاعت السنہ جلد ۹ نمبر ۷ صفحہ ۱۹۷) مولوی صاحب نے ۱۸۷۶ء میں رسالہ ''الاقتصادئی مسائل الجہاد لکھا۔ اور اسے پنجاب کے گورنر سر چارلس ایچیسن صاحب بہادر کے سی ایس آئی کے نام معنون (Dedicate) کیا۔ بعد ازاں بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ہندوستان بھر کے ممتاز علماء کے فتاویٰ کفر شائع کئے اور انگریزی حکومت نے ان کی خدمات کے اعتراف میں بطور انعام چار مربع جاگیر بھی عطا کی۔ (رسالہ اشاعت السنہ جلد ۱۹ نمبر صفحہ ۱) ۲۹ جنوری ۱۹۲۰ء کو آپ کی وفات ہوئی۔ (حالات کیلئے ملاحظہ ہو ''بطالوی کا انجام'' مولفہ حضرت میر قاسم علی صاحب) جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے منہ مانگے نشان کے مطابق لمبی عمر پائی اور عروج احمدیت کے کئی دور دیکھنے کے بعد 15 مارچ 1948ء کو سرگودھا میں انتقال کیا۔ (سیرت ثنائی صفحہ 397 مؤلفہ مولوی عبد المجید صاحب خادم سوہدروی) شیخ الکل کے تیسرے ممتاز شاگرد مولوی محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی وفات کے بھی کئی سال بعد تک زندہ رہے۔ اور ''تاریخ اہلحدیث'' شائع کی آپ نے تحریک پاکستان میں بہت نمایاں حصہ لیا۔ اور اپنی کتاب ''پیغام ہدایت'' صفحہ 112-113 مطبوعہ 1946ء میں لکھا:

''احمدیوں کا اس اسلامی جھنڈے کے نیچے آجانا اس بات کی دلیل ہے کہ واقعی مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے''۔

اہلحدیث تنظیمیں: (۱) مرکزی جمعیۃ اہلحدیث (امیر مولوی حافظ محمد صاحب گوندلی سابق استاد مدینہ یونیورسٹی) (۲) جماعت غرباء اہلحدیث (بانی مولوی عبد الوہاب صاحب۔ موجودہ امام قاری عبد الغفار صاحب سلفی ابن مولوی عبد الستار صاحب) (۳) جماعت اہلحدیث (کمیرپوری روپڑی اور لکھوی خاندان کی جمعیت) جس کے امیر سید محمد شریف صاحب گھڑیالوی ہوا کرتے تھے (روپڑی اور ثنائی اختلاف کیلئے ملاحظہ ہو اہلحدیث 14 جنوری 1944ء و 21 دسمبر 1945ء و 11 اکتوبر 1946ء) (۴) مولوی محمد حسین صاحب شیخوپوری کے رفقاء کی شاخ جو انکو امیر سمجھتی ہے۔

اہلحدیث درسگاہیں: جامعہ سلفیہ (لاہور۔ لائل پور) جامعہ اہلحدیث (چوک دال گراں لاہور) تقویۃ الاسلام (شیش محل روڈ لاہور) جامع تدریس القرآن والحدیث (راولپنڈی) تعلیم الاسلام (اوڈانوالہ ضلع لائل پور) مدرسہ دار السلام (کراچی) مدرسہ محمدیہ (گوجرانوالہ) جامعہ محمدیہ (اوکاڑہ)

اہلحدیث اخبارات: الاعتصام (لاہور) صحیفہ اہلحدیث (کراچی) تنظیم اہلحدیث (لاہور)

شیعہ

شیعہ دوستوں کا بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ بلافصل تھے۔ شیعوں کے متعدد فرقے ہیں۔ مثلاً غلاۃ۔ مفوضہ، کیسانیہ، زیدیہ، اسمٰعیلیہ وغیرہ۔ مگر سب سے مشہور فرقہ اثنا عشریہ ہے۔ جو ایران۔ عراق پاکستان اور بھارت میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اور امامیہ بھی کہلاتا ہے۔ اس فرقہ کے اصول دین:۔

توحید۔ عدل۔ نبوت۔ امامت۔ قیامت۔

فروع دین:۔ نماز۔ روزہ۔ زکوۃ۔ خمس۔ حج۔ جہاد۔ امر بالمعروف۔ نہی عن المنکر۔ تولا۔ تبرا۔ (جدید تحفہ العوام مصدقہ صفحہ 18-19۔ ناشر کتب خانہ حسینیہ لاہور)

بارہ امام: (۱) حضرت امام علیؓ (۲) حضرت امام حسینؓ (۳) حضرت امام حسنؓ (۴) حضرت امام زین العابدینؒ۔ (۵) حضرت امام باقرؒ (۶) حضرت امام جعفر صادقؒ (۷) حضرت امام موسیٰ کاظمؒ (۸) حضرت امام رضاؒ (۹) حضرت امام تقیؒ (۱۰) حضرت امام محمد مہدی (یعنی حضرت امام غائب۔ جن کا اسم گرامی شیعہ بزرگوں نے ''غلام'' ''احمد'' ''محمود'' ''عیسیٰ مسیح'' اور ناصر دین بھی بتایا ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۵۔۷۔۹ الصراط السوی حصہ اوّل صفحہ ۳۹۵)

مخصوص نظریات: (۱) مسئلہ رجعت (حق الیقین در باب رجعت) (۲) تقیہ (اصول کافی باب تقیہ۔ (۳) مقام امامت نبوت سے افضل ہے۔ (۴) ائمہ اہلبیت ہی اصلی قرآن کے جامع ہیں (اصول کافی صفحہ ۸۱)۔ ۵۔ حدیث قرطاس (۶) وراثت باغ فدک (۷) متعہ

(منہاج الصادقین پ ۵ رکوع ۱)

مخصوص طریق عمل:۔ (۱) سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کے واقعات شہادت پر گریہ و ماتم۔ علم تعزیہ، تابوت اور دلدل نکالنا اور دردناک اور رقت انگیز مرثیے پڑھنا۔ ۲۔ وضو کرتے ہوئے پاؤں پر مسح کرنا۔ (۳) شیعہ اذان کے مخصوص الفاظ:۔ اشہد ان امیر المومنین امام المتقین علیا ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفتہٗ بلا فصل۔ حیّ علی خیر العمل (دوبار)

(جدید تحفۃ العوام صفحہ 91 ناشر کتب خانہ حسینیہ لاہور)

تفاسیر: تفسیر امام حسن عسکری۔ تفسیر علی ابن ابراہیم۔ قمی استاد کلینی۔ تفسیر مجمع البیان۔ تفسیر صافی۔۔

احادیث: اصول کافی و فروع کافی (از شیخ محمد یعقوب کلینی رازی متوفی 329ھ) من لا یحضرہ الفقیہ از شیخ ابو جعفر محمد بن علی ابن بابویہ قمی متوفی 331ھ) تہذیب الاحکام استبصار۔ (تالیفات شیخ محقق ابو جعفر طوسی متوفی 460ھ)

نہج البلاغہ: حضرت علیؓ کے مکتوبات و ملفوظات کا مجموعہ۔ یہ کتاب نہایت مستند سمجھی جاتی ہے اور فصاحت و بلاغت کا مرقع ہے۔

مجتہد: اثنا عشریوں پر اپنے اپنے علاقہ کے مجتہد کی تقلید لازم ہوتی ہے۔ سب مجتہد حضرت امام غائب امام مہدی کے نائب اور باضابطہ قائم مقام سمجھے جاتے ہیں۔ سب سے بڑے مجتہد نجف اشرف کے تسلیم کئے جاتے ہیں۔ موجودہ مجتہد اعظم:۔ ''حجۃ الاسلام آیۃ اللہ اعلم الزمان آقائے سید محسن الحکیم نجفی طباطبائی''

(جدید تحفۃ العوام)

شیعہ تنظیمیں: ادارہ تحفظ حقوق شیعہ پاکستان''۔ ''مجلس نظارت شیعہ عربیہ''۔ امامیہ مشن پاکستان

شیعہ درسگاہیں: دار العلوم محمدیہ بلاک نمبر ۱۹ سرگودہا۔ جامعہ امامیہ کربلا گامے شاہ لاہور۔ مدرسہ باب العلوم ملتان۔ مدرسہ مخزن العلوم شیعہ میانی ملتان۔ جامع منتظر محلہ شیعہ لاہور۔ درس آل محمد سرگودھا روڈ لائل پور۔ مدرسۃ الواعظین جامعہ امامیہ (کراچی)

شیعہ رسائل و جرائد: المبلغ (سرگودھا) المنتظر (لاہو) معارف اسلام (لاہور) شیعہ (لاہور) درنجف سیالکوٹ (شہاب ثاقب (پشاور) صداقت (گوجرہ) رضاکار (لاہور) پیام عمل (لاہور)

☆☆☆

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلوٰۃُ ھِیَ الدُّعَآء
(نماز ہی دعا ہے)
منجانب
طالب دعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222, 2248-1652
2243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
(ESTABLISHED 1956)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
5, SOOTERKIN STREET, KOLKATA-700072
BANI AUTOMOTIVES
56, TOPSIA ROAD (SOUTH)
KOLKATA-700046
BANI DISTRIBUTORS
5, SOOTERKIN STREET
KOLKATA-700072
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد شہروز مسرور
PHONE: CITY SHOWROOM: 2236-9893, 2234-7577, WAREHOUSE: 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE: 2236-2096, 2237-8749, FAX: 91-33-2234-7577

بھارت کی مختلف جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ کا بابرکت انعقاد

حسب سابق امسال بھی بھارت کی مختلف جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے تحت جلسہ ہائے یوم مصلح موعود کا انعقاد کیا گیا جس کا خلاصہ نہایت اختصار کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔ (ادارہ)

سرکل نلکنڈہ:

کاسرلہ پہاڑ: مورخہ 23 فروری بروز جمعہ بعد نماز مغرب وعشاء خاکسار کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولوی محمد جیلانی صاحب معلم نے متن پیشگوئی پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم محمد یعقوب صاحب معلم نے تقریر کی، بعدہ ایک نظم پیش کی گئی اس کے بعد خاکسار نے تلگو زبان میں پیشگوئی کا پس منظر پیش کیا۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ آخر پر حاضرین جلسہ میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

بنڈلہ پلی: مورخہ 25 فروری بعد نماز مغرب وعشاء جماعت احمدیہ بنڈلہ پلی میں خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم محمد بشیر صاحب معلم نے پیشگوئی کا مکمل متن پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم محمد یعقوب صاحب معلم نے تقریر کی بعدہ خاکسار نے تلگو زبان میں پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر بیان کیا۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ آخر میں حاضرین جلسہ میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

(شبیر احمد یعقوب سرکل انچارج نلگنڈہ)

اراڈاپلی: مورخہ 20.2.07 کو بعد نماز مغرب مکرم قاسم صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ عزیز عبدالمجید کی تلاوت قرآن کریم کے بعد عزیزم افضل نے نظم پڑھ کر سنائی اس کے بعد خاکسار نے تقریر کی جس میں یوم مصلح موعود کی اہمیت بیان کی گئی۔ اجتماعی دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (مرزا انعام الکبیر۔ معلم وقف جدید بیرون اراڈاپلی)

لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ: مورخہ 20 فروری بعد نماز ظہر بمقام مسجد فضل عمر چنتہ کنٹہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں لجنہ اماء اللہ وڈمان کی بھی ممبرات نے شرکت کی کل تعداد 130 تھی۔ جلسہ کی صدارت محترمہ بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ اور محترمہ نسیم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ وڈمان نے کی۔ تلاوت کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے عہد دہرایا۔ نظم کے بعد عزیزہ عطیہ بیگم نے متن سنایا۔ خاکسارہ نے سوانح حضرت مصلح موعودؓ کے عنوان پر تقریر کی ایک اور نظم کے بعد عزیزہ آصفہ بیگم نے تقریر کی۔ محترمہ عظمت رخشندہ صاحبہ نے تقریر کی۔ ایک اور نظم کے بعد محترمہ افسر قادر صاحبہ کی تقریر ہوئی۔ ایک اور نظم کے بعد عزیزہ متینہ نے تقریر کی۔ ناصرات کی بچیوں نے ترانہ پیش کیا۔ آخر میں محترمہ بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ نے اختتام خطاب فرمایا اور اجتماعی دُعا کروائی۔ اسطرح جلسہ کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔ جلسہ میں چائے اور شیرینی کا انتظام کیا گیا تھا۔ (یاسمین لئیق جنرل سیکرٹری)

گوڈالہ: جماعت احمدیہ گوڈالہ میں مورخہ 23.2.07 کو جلسہ منعقد کیا گیا۔ یہ اجلاس مکرم صدر جماعت شیخ ولی صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم سرکل انچارج صاحب ایسٹ گوداوری نے تلگو زبان میں حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے مطابق 20 فروری کی اہمیت بیان کی بعدہ مکرم مولوی عظمت اللہ خان صاحب معلم کی تقریر ہوئی۔ مکرم سرکل انچارج صاحب نے دعا کروائی بعدہ شیرینی تقسیم کی گئی۔

ننگورم: مورخہ 22.2.07 کو جلسہ منایا گیا۔ تلاوت ونظم کے بعد ایک تقریر رزاق صاحب، مکرم محمد اکبر صاحب نے کی۔ اس کے بعد اجتماعی دُعا ہوئی۔ اس اجلاس میں 20 افراد شامل ہوئے۔ اجلاس کے بعد چائے وغیرہ کا بھی انتظام تھا۔

ویٹلہ پالو: مورخہ 24.2.07 کو مکرم صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد محمد اکبر صاحب نے تلگو زبان میں لوگوں کو یوم مصلح موعود کے بارے میں بتایا بعدہ اجتماعی دعا ہوئی۔ جلسہ کے بعد شیرینی کا انتظام تھا۔

ونگلہ پوران: جلسہ مکرم شیخ بالوگارو کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم کے ریاض احمد صاحب معلم سلسلہ نے یوم مصلح موعود کے بارتے میں روشنی ڈالی اس کے بعد مکرم صدر اجلاس نے لوگوں کو اپنے انداز میں سمجھایا۔ اور دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ (محمد خیر اللہ نائب سرکل انچارج ایسٹ گوداوری)

تھراج: مورخہ 20 فروری کو مسجد احمدیہ تھراج ضلع موگا میں جلسہ منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم انیس احمد خان سرکل انچارج تھراج موگا نے کی۔ تلاوت ونظم کے بعد خاکسار مکرم بلال احمد صاحب معلم سلسلہ کوٹکپورہ نے کی مکرم سرکل انچارج تھراج موگا نے اپنے صدارتی خطاب میں احباب جماعت کو ذیلی تنظیموں کے قیام کے فوائد وبرکات کے بارہ میں بتایا۔ آخر پر دعا کروائی اور مٹھائی تقسیم ہونے کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(بشیر محمد معلم سلسلہ تھراج)

ھوشیارپور (پنجاب) مورخہ 20 فروری کو مغرب وعشاء کی نماز جمع کرنے کے بعد جلسہ مصلح موعود کا انعقاد کیا گیا جلسہ کی صدارت مکرم طاہر احمد صاحب آف لندن نے کی تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے متن مصلح موعود پڑھ کر سنایا بعدہ مکرم سرکل انچارج صاحب نے، مکرم مبشر عالم صاحب نے کی۔ مکرم شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم نے تقریر کی جس میں انہوں نے تعلیمی میدان میں حضرت مصلح موعود کی خدام واطفال سے کی گئی نصائح بیان کیں اور بعدہ صدر مجلس نے اپنی تقریر کے بعد دعا کروائی اختتام پر مہمانوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

(سید عبدالمومن معلم ہوشیار پور)

بھام واٹوالہ: مورخہ ۲۰ فروری کو بھام میں مغرب وعشاء کے بعد جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم گلزار احمد عاجز قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھام نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے متن پیشگوئی پڑھ کر سنایا۔ اس جلسہ میں دس افراد شامل ہوئے دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

اسی طرح ایک جلسہ اٹوالہ میں مکرم بشیر احمد صاحب صدر جماعت کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود سنائی۔ مکرم صدر صاحب کی تقریر ہوئی۔ دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ (عبدالمنان معلم بھام)

گوگا سدھانہ: 20 فروری کو بعد نماز ظہر وعصر جلسہ کا انعقاد زیر صدارت مکرم شیراز احمد صاحب ناظم تعلیم عمل میں آیا۔ تلاوت ونظم کے بعد خاکسار نے پنجابی میں تقریر کی اس کے بعد دوسری تقریر مکرم مولوی نصر الحق صاحب سرکل انچارج ہوشیارپور نے کی۔ صدارتی تقریر مکرم ناظر صاحب تعلیم نے کی جس میں موصوف نے احمدی طلباء وطالبات کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ اس جلسہ میں چالیس افراد شامل ہوئے دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (قریشی عبدالشکور معلم گوگا سدھانہ)

ھریانہ پونگا: مورخہ 20 فروری کو بعد نماز ظہر وعصر جماعت احمدیہ ہریانہ پونگا میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم رمضان خان نے کی، تلاوت ونظم کے بعد خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کا متن سنایا اور پیشگوئی کے پس منظر پر روشنی ڈالی۔ جلسہ میں 12 افراد شامل تھے۔ صدر جلسہ کی دعا کے بعد مٹھائی تقسیم کی گئی۔ (جاوید احمد معلم ہریانہ پونگا)

ڈرولی، ڈولونڈہ: مورخہ 20 فروری کو بمقام ڈرولی میں جلسہ مصلح موعود کا انعقاد کیا گیا جس میں تلاوت ونظم کے بعد نومبائعین بھائیوں کو خلافت کی ضرورت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر سمجھایا گیا۔ اجلاس میں بیس افراد نے شرکت کی دعا کے بعد شیرینی تقسیم ہوئی۔ (محمد اسحاق معلم ڈورولی)

سیلہ خرد: مورخہ 20 فروری کو یوم مصلح موعود کے موقع سے ایک جلسہ کا انعقاد کیا گیا تلاوت ونظم کے بعد خاکسار نے مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا متن کی تشریح، حضرت مصلح موعود کی تبلیغی وتنظیمی کاموں کو تفصیل سے لوگوں کے سامنے رکھا۔ دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ (عبدالرحمٰن خالد معلم)

(نصر الحق سرکل انچارج۔ ہوشیارپور)

برہ پورہ: مورخہ 20 فروری کو احمدیہ مسجد برہ پورہ میں بعد نماز ظہر جلسہ کا آغاز ہوا تلاوت ونظم کے بعد عزیزم سید ابوطاہر، عزیزم عبدالنور، سید ابوقاسم، خاکسار نے تقریر کی۔ مکرم سید عبدالفہیم صاحب کے صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا آخر پر شیرینی تقسیم کی گئی۔

(سید محمد آفاق احمد معلم وقف جدید بیرون۔ برہ پورہ سرکل بھاگل پور)

لجنہ اماء اللہ جمشیدپور: 25 فروری کو احمدیہ مسلم مشن جمشید پور میں ٹھیک تین بجے خاکسارہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد خاکسارہ نے متن پڑھ کر سنایا دوسری تقریر سائرہ راشدہ نے کی اور تیسری تقریر محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ نے کی دوران جلسہ ناصرات کی بچیوں نے باری باری نظمیں پڑھ کر سنائیں بعد دُعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ آخر میں شرینی تقسیم ہوئی۔ (امۃ العزیز۔ صدر لجنہ اماء اللہ جمشید پور)

جمشیدپور: پروگرام باجماعت نماز تہجد سے شروع کیا گیا جلسہ بعد نماز ظہر وعصر مکرم سید جمیل احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ جمشید پور کی زیر صدارت منعقد ہوا، تلاوت ونظم کے بعد متن مکرم قمر الدین طاہر صاحب نے پڑھ کر سنایا بعدہ سید آفتاب عالم صاحب، مکرم نیک محمد صاحب، مکرم سید معین الحق صاحب اور خاکسار سید جاوید انور، مکرم مولوی فرزان احمد صاحب مبلغ سلسلہ جمشید پور نے تقریر کی۔ بعدہ محترم صدر اجلاس نے مختصر تقریر کر کے دُعا کروائی جلسہ سے قبل تین اخباروں میں جلسہ یوم مصلح موعود کا اعلان شائع ہوا۔

(سید جاوید انور سیکرٹری اصلاح وارشاد جمشید پور)

شاھجھانپور: مورخہ 20 فروری کو مکرم معیز الدین صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا گیا قرآن کریم کی تلاوت کے بعد متن مکرم شفیق صاحب نے سنایا، اس کے بعد مکرم مبشر صاحب، مکرم مولوی سعادت اللہ صاحب خاکسار نے تقریر کی اور دُعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔

(معیز الدین زعیم انصار اللہ شاہجہانپور)

کلگام: 20 فروری کو بعد نماز عصر جلسہ محترم محمد صدیق صاحب پڈر نائب صدر کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار عزیزم سجاد احمد پڈر، محترم عبدالعزیز صاحب ڈار، عزیزم ظہور احمد ناصر قائد مجلس محترم جہانگیر صاحب ڈار، مکرم برکت علی صاحب راتھر کی تقاریر ہوئیں۔ دوران جلسہ کئی نظمیں ہوئیں۔ آخر پر محترم عبدالعزیز صاحب کی دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ (الحاج ماسٹر نذیر احمد عادل زعیم انصاراللہ شورت۔ کولگام کشمیر)

کلکتہ: مورخہ 11 مارچ 2007 مسجد احمدیہ کلکتہ میں جلسہ کا انعقاد زیر صدارت محترم سید محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ ہوا جبکہ محترم محمد مشرق علی صاحب صوبائی امیر بنگال و آسام مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک تھے سب سے پہلے مکرم صدر جلسہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی تلاوت کے بعد مکرم معشوق عالم صاحب نے متن پڑھ کر سنایا۔ محترم محمد فیروز الدین صاحب انور، مکرم شہرہ عالم صاحب، داؤد احمد خان صاحب، خاکسار کی تقاریر ہوئیں دوران جلسہ دو نظمیں ہوئیں۔ مہمان خصوصی مکرم امیر صاحب صوبہ بنگال و آسام نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر پر صدر اجلاس نے تقریر کی اور اجتماعی دُعا ہوئی۔ حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

(محمد مصلح الدین سعدی)

بھاگلپور: مورخہ 25.2.07 کو بعد نماز عصر مسجد احمدیہ بھاگلپور میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ کا انعقاد ہوا جس میں مکرم عبداللہ صاحب معلم نے تقریر کی۔ خاکسار کے صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شیخ ہارون رشید مبلغ)

سیتاپور: مورخہ 20.2.07 کو صبح دس بجے محترم ظفر احمد گلبرگی صاحب سرکل انچارج سیتاپور کی صدارت میں جلسہ کا آغاز ہوا اور مہمان خصوصی کے طور پر محترم مبارک احمد صاحب تقویٰ انسپکٹر بیت المال آمد قادیان موجود تھے۔ تلاوت کلام پاک اور نظم کے بعد متن پیشگوئی نصیر احمد صاحب نے پڑھا۔ مکرم محمد یاسین صاحب اور مکرم نسیم صاحب کی تقاریر کے بعد مکرم مبارک احمد تقویٰ صاحب کی تقاریر ہوئیں۔ مکرم ظفر احمد گلبرگی صاحب نے صدارتی خطاب کے بعد دُعا کروائی۔ جلسہ کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (شمیم احمد خان معلم سیتاپور)

حیدرآباد: 25 فروری 2007ء کو جلسہ کا انعقاد مسجد الحمد مومن منزل سعید آباد میں کیا گیا۔ جلسے کی صدارت محترم عارف احمد صاحب قریشی امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے کی۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد متن پیشگوئی اور اس کا پس منظر مکرم عبدالمنان صاحب تلاپوری نے سنایا۔ بعدہ مکرم محمد عظیم الدین صاحب زعیم اعلیٰ انصاراللہ، مکرم فاروق احمد صاحب گنائی معلم وقف جدید، مکرم تنویر احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ اور خاکسار نے تقریر کیں۔ بعدہ دو اطفال عزیز نعمان احمد فضل اور عزیز عمر شریف نے مصلح موعودؓ سیرت کے دو واقعات پڑھ کر سنائے۔ آخر میں صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ (مقصود احمد بھٹی مبلغ انچارج حیدرآباد)

املہ پورم: مورخہ 23.2.07 کو بعد نماز عصر زیر صدارت احمد خان صاحب جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم خیراللہ صاحب، مکرم محبوب صاحب قائد خدام الاحمدیہ اور خاکسار نے تقریر کی جلسہ کے آخر پر چائے اور مٹھائی تقسیم کی گئی۔

ویلاسا: مورخہ 22.2.07 کو بعد نماز مغرب وعشاء خاکسار کے زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد ہوا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد مقامی معلم شیخ ریاض احمد اور خاکسار نے تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

(شہاب الدین مبلغ سلسلہ گوداوری زون)

بلاری: 25 فروری کو مکرم حاجی فیروز باشا صاحب قائد علاقائی شمالی کرناٹک کے مکان میں تین بجے شام جلسہ ہوا جلسہ سے قبل خدام و اطفال اور ناصرات کے مقابلے ہوئے اوّل، دوئم، سوئم آنے والوں کے درمیان انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس کے بعد دینی معلومات کا کوئز کا مقابلہ کیا گیا۔ نماز عصر کے بعد جلسہ کا آغاز ہوا۔ صدارت مکرم مقصود احمد شریف نائب صدر جماعت احمدیہ بلاری نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد عزیزم طاہر احمد نے متن پڑھ کر سنایا اس کے بعد خاکسار نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی سیرت کے کچھ پہلو بیان کئے۔ اس جلسہ میں بعض غیر احمدی احباب بھی شریک ہوئے۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

(شیخ برہان احمد مبلغ سلسلہ بلاری کرناٹک)

بنگلور: 25.2.07 کو بعد نماز عصر احمدیہ مسجد بنگلور میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد عزیز سید بشیر الدین احمد نے متن سنایا بعدہ مکرم بشارت احمد صاحب اُستاد، مکرم مولوی طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب، مکرم اشفاق احمد صاحب اور خاکسار۔ نیز اطفال میں سے عزیز عدیل احمد ارسلان، طاہر احمد عزیز رضی اللہ نے تقاریر کیں۔ آخر میں محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ بنگلور نے خطاب فرمایا۔ دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ حاضرین جلسہ میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور کرناٹک)

دہلی: 25 فروری کو مسجد احمدیہ دہلی میں محترم داؤد احمد صاحب صدر جماعت دہلی کی صدارت میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ اس دن خلافت جوبلی کے سلسلہ میں نفلی روزہ بھی رکھا گیا تھا۔ لہٰذا بعد جلسہ تمام احباب جماعت کیلئے اجتماعی افطاری کا بھی انتظام کیا گیا۔ جلسہ کی کاروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ متن پیشگوئی حضرت مصلح موعود مکرم شباب احمد صاحب قائد مجلس نے پیش کیا۔ اس جلسہ میں مکرم فیض احمد صاحب، مکرم فضل احمد صاحب، خاکسار سید کلیم الدین احمد نے تقریر کی۔ آخر میں محترم صدر اجلاس کے مختصر خطاب کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ (سید کلیم الدین احمد۔ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ممبئی: جماعت احمدیہ ممبئی نے جلسہ زیر صدارت مکرم پرویز احمد خان صاحب مورخہ 25 فروری کو بعد نماز عصر بمقام الحق بلڈنگ منعقد کیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم سید منور الدین صاحب، ظہیر سیکرٹری اصلاح وارشاد ممبئی، مکرم سید شکیل احمد صاحب زعیم انصاراللہ ممبئی، مکرم سید مظہر الحق اور مکرم انوار احمد صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن اور خاکسار نے تقریر کی آخر میں صدارتی خطاب و دُعا کے بعد جلسہ اختتام کو پہنچا۔ نماز مغرب اور عشاء کے بعد طعام کا انتظام تھا۔ (سید طفیل احمد شہباز ممبئی)

لوئر کوٹ (راجوری): 20 فروری 2007 کو بعد نماز مغرب جلسہ زیر صدارت مکرم خواجہ فضل حسین صاحب منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم ماسٹر عبدالرفیق صاحب سیکرٹری مال نے متن پڑھ کر سنایا اور خاکسار نے تقریر کی۔ آخر پر محترم صدر اجلاس نے حضرت مصلح موعود کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دُعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔ (حماد احمد ساجد خادم سلسلہ لوئر کوٹ راجوری)

چک ایمرچھ (خانپورہ): مورخہ 20 فروری 2007ء کو بعد نماز مغرب مسجد جامع چک ایمرچھ خانپورہ میں زیر صدارت مکرم رفیع اللہ لون صاحب جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن کے بعد متن خاکسار سید امداد علی خادم سلسلہ نے پڑھا۔ بعدہ مکرم مظفر احمد صاحب قریشی سیکرٹری مال مقامی، مکرم مبارک احمد لون صاحب، الحاج بابو الطاف احمد صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد مقامی نے تقریر کی۔ آخر پر صدر اجلاس نے مقامی پہاڑی زبان میں جلسہ کی غرض بیان فرمائی اور حضور کے ارشادات پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی اور دعا کروائی پوری کاروائی بذریعہ لاؤڈ اسپیکر پوری بستی میں سماعت کی گئی۔ **زیر اہتمام ناصرات الاحمدیہ**: چک ایمرچھ خانپورہ مورخہ 21 فروری بعد نماز عصر زیر صدارت خاکسار جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد عہد ناصرات الاحمدیہ دہرایا گیا متن عزیزہ نصرت احسان نے پیش کیا۔ بعدہ عزیزہ فوزیہ مظفر، عزیزہ فرزانہ طفیل، عزیزہ فائزہ نسیم، عزیزہ صافیہ منصور نے تقریر کی۔ آخر پر خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی اور دُعا کروائی۔ **زیر اہتمام اطفال الاحمدیہ**: 22 فروری 2007ء کو بعد نماز عصر زیر صدارت خاکسار جلسہ ہوا، تلاوت قرآن مجید کے بعد عہد اطفال الاحمدیہ دہرایا گیا اور متن پیشگوئی سید شجاعت علی وقف نو نے پڑھا بعدہ عزیز طاہر احمد راشد عزیز عارف احمد خان وقف نو عزیز فیروز احمد خان وقف نو، عزیز نواز شریف لون نے تقریر کی۔ اسی طرح **زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ** مورخہ 24 فروری 2007ء بعد نماز مغرب زیر صدارت خاکسار ہوا، تلاوت قرآن مجید کے بعد متن عزیز سید شجاعت علی وقف نو نے سنایا بعدہ مکرم قریشی حامد الطاف صاحب، مکرم مدبر احمد صاحب لون (نائب قائد مقامی)، مکرم سید مصور علی صاحب نے تقریر کی۔ آخر پر خاکسار نے خدام کی ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت دے۔

(سید امداد علی خادم سلسلہ)

نرسنگھپور (ایم پی): جماعت احمدیہ نرسنگھپور میں 23 فروری 2007ء کو بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم رستم خان صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد خاکسار، مکرم ارشاد احمد صاحب ملکانہ، مولوی فضل عمر صاحب محمود نے تقریر کی۔ صدر اجلاس نے فرمایا کہ اس نوعیت کا یہ پہلا جلسہ ہے جو نرسنگھپور میں منعقد ہوا۔ دُعا کے بعد ناشتہ کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ بعد جلسہ سوال و جواب کی مجلس بھی منعقد ہوئی

(ٹی ایم عبدالحبیب سرکل انچارج سالی چوکہ ایم پی)

اٹارسی: مورخہ 23.2.07 بعد نماز مغرب وعشاء مکرم عبدالحفیظ صاحب صدر جماعت اٹارسی کی صدارت میں جلسہ منعقد کیا گیا تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے تقریر کی، صدر اجلاس کے خطاب اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے آخر میں جملہ حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (مطلوب احمد صاحب خورشید، مبلغ سلسلہ اٹارسی)

چھتیس گڑھ: 20 فروری کو بعد نماز ظہر وعصر کے بعد مسجد احمدیہ پردا چھتیس گڑھ میں زیر صدارت مکرم انیس دانی صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد محمد عزیز صاحب معلم، شیخ ناصر احمد معلم، شیخ مامون احمد معلم، منظر الحسن معلم افضل خان صاحب معلم، منور دانی معلم نے جلسہ کے پروگراموں میں حصہ لیا۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر نظام الدین شاہ صاحب بسنہ و مکرم سید قمر الدین شاہ صاحب سیکرٹری مال نے بھی تقریر کی، مستورات کیلئے پردہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ لجنہ ناصرات اطفال میں حفظ متن پیشگوئی کا مقابلہ ہوا اور ان میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ آخر میں خاکسار کی تقریر ہوئی بعد میں دُعا ہوئی۔ لمدھرا۔ بسنہ۔ پنڈری پانی۔ برپلاڈیا، بھوکیل وغیرہ سے مہمانوں نے شرکت کی۔ اس خوشی کے موقع پر ناشتہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ (حلیم احمد انچارج چھتیس گڑھ)

چنتہ کنٹہ: 20 فروری 2007ء کو جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ میں جلسہ مکرم مولوی نصیر احمد خادم کے زیر صدارت شروع کیا گیا جلسہ میں تلاوت کے بعد تین نظمیں اور چار تقریریں کی گئیں۔ مقررین نے اپنی تقریروں میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے سیرت طیبہ ان کے اوصاف حمیدہ اور آپ کے کارنامے بیان کئے۔ آخر میں صدر اجلاس نے صدارتی خطاب اور دعا کروائی بعد جلسہ حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی اس جلسہ میں حاضرین کی تعداد 45 تھی۔ اسی طرح مستورات نے بھی اسی روز جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا۔

(شریف خان مبلغ سلسلہ چنتہ کنٹہ آندھرا پردیش)

کامار یڈی: شہر کامار یڈی میں 4.3.07 کو صبح ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے مکرم بشارت اللہ صاحب (مرحوم) کے مکان میں مکرم غلام محمد صاحب صدر جماعت چندہ پور کے زیر صدارت جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت نظم خوانی کے بعد مکرم غلام محمد صاحب احمدی نے پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد خاکسار اور مکرم محمد بشارت احمد صاحب نے تقریر کی صدر اجلاس کے خطاب اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

چندہ پور: جماعت احمدیہ چندہ پور نے بعد نماز مغرب وعشاء مکرم غلام احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چندہ پور دکامار یڈی کے زیر صدارت 4.3.07 کو جلسہ منعقد کیا۔ تلاوت، نظم کے بعد مکرم ناصر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ چندہ پور نے پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ پڑھ کر سنائی۔ مکرم حبیب احمد صاحب معلم سلسلہ چندہ پور، خاکسار نے تقریر کی۔ مکرم صدر اجلاس کے خطاب اور دعا کے بعد حاضرین جلسہ کی چائے بسکٹ سے تواضع کی گئی۔ (محمد اقبال کنڈوری سرکل انچارج نظام آباد)

اطفال الاحمدیہ رشی نگر کی مساعی

جنوری میں مجلس اطفال الاحمدیہ کے دو اجلاس عاملہ ہوئے جس میں تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ دی گئی اس ماہ مجلس کی طرف سے یوم والدین کا جلسہ جامع مسجد احمدیہ رشی نگر میں زیر صدارت مکرم عبدالرشید صاحب میر ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم مدثر احمد گنائی، مکرم مولوی ریاض احمد صاحب رضوان مکرم بلال احمد گنائی رازق اور عبدالغفار آہنگر نے تقاریر کیں، دعا کے بعد بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

☆......مورخہ 23.1.07 کو مجلس اطفال الاحمدیہ رشی نگر کی طرف سے مسجد نور میں ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم بلال احمد گنائی اور مکرم فیاض احمد پڈر نے تربیتی پہلوؤں پر تقریر کی۔ مکرم محمد امین صاحب پڈر نے صدارتی خطاب فرمایا۔ دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

شعبہ تعلیم کے تحت مورخہ 18.1.07 کو درس گاہ میں زیر صدارت مکرم محمد شفیع صاحب گنائی نائب صدر تقریب آمین ہوئی جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی ریاض احمد صاحب رضوان۔ مکرم محمد حسین صاحب پڈر نے قرآن کی عظمت کے بارے میں تقریر کی آخر پر صدر موصوف نے دُعا کروائی اور آخر پر بچوں میں مٹھائیاں تقسیم کی گئی۔ اس پروگرام میں 66 اطفال 80 ناصرات شامل تھیں۔ (وسیم احمد گنائی۔ ناظم اطفال)

مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد کی مساعی

شعبہ اعتماد: کے تحت 16 مارچ کو بعد نماز جمعہ مجلس خدام الاحمدیہ کے جملہ ممبران کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے تنظیم کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ دوسری میٹنگ بروقت نو بجے صبح 27 مارچ کو منعقد ہوئی جس میں نماز کی پابندی اور وقف عارضی کے متعلق قائد مجلس نے نصائح کیں۔

شعبہ تعلیم: اس شعبے کے تحت 12 مارچ کو بعد نماز عصر مسجد محمود ناصر آباد میں خدام الاحمدیہ کا دینی نصاب، کا امتحان لیا گیا جس میں معیار اول اور معیار دوئم شامل ہوئے۔ خدام الاحمدیہ کی تعلیمی کلاسز لی جاتی ہیں۔ خدام کو دینی نصاب General Knowledge دینی معلومات۔ کوئز اور کتاب کامیابی کی راہیں سکھائی جاتی ہے۔ دوران ماہ مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد نے ہفتہ تربیت کے تحت ایک تربیتی اجلاس کا اہتمام کیا اجلاس کی صدارت مکرم عبدالرحمٰن صاحب انور نائب صدر جماعت نے کی تلاوت کلام پاک و نظم خوانی کے بعد عزیزم منیر احمد راتھر نے بعض تربیتی پہلو بیان کئے۔ اس کے بعد صدر اجلاس نے والدین اور خصوصاً خدام الاحمدیہ کو نصائح کیں۔ مورخہ 23 مارچ کو بعد نماز مغرب مسجد محمود ناصر آباد میں جلسہ یوم المسیح الموعود منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مکرم سریر احمد صاحب لون صدر جماعت نے کی۔ تلاوت کلام پاک و نظم خوانی کے بعد مکرم عبدالرحمٰن صاحب انور اور مبارک احمد عاید نے سیرت مسیح موعودؑ کے موضوع پر تقریر کی۔ صدر اجلاس کے خطاب اور دُعا سے اجلاس اختتام کو پہنچا۔ **شعبہ وقار عمل** مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے 13 مارچ کو بوقت صبح ساڑھے دس بجے گاؤں کے درمیانی راستے سے برف ہٹائی گئی اس وقار عمل میں اطفال اور بزرگان نے بھی حصہ لیا وقار عمل لگ بھگ تین گھنٹے جاری رہا وقار عمل میں قائد صاحب علاقائی نے بھی شرکت۔ ہمارے گاؤں کے درمیانی راستے سے ہمسایہ گاؤں اوگام۔ پانیواہ، ززری پورہ اور باقی گاؤں کے لوگ بھی آتے ہیں۔ دوران ماہ مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت ایک اور ہنگامی وقار عمل محلہ طاہر آباد جانے والے راستے میں ہوا۔

شعبہ اطفال کے تحت باقاعدہ اجلاسات کئے جاتے ہیں۔ تعلیم قرآن کلاسز بوقت صبح مسجد محمود ناصر آباد مسجد نور محلہ دار العلوم میں لگائی جاتی ہیں۔ **شعبہ خدمت خلق:** کے تحت ایک غریب اور بے سہارا عورت کو بچے کیلئے نقدی کی صورت میں مدد کی۔ غریب بچیوں کو کاغذ۔ کاپیاں۔ قلم اور باقی چیزیں دی گئیں۔ اسی طرح غریبوں میں دوائی تقسیم کی۔ (فیاض احمد ڈار معتمد خدام الاحمدیہ ناصر آباد)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 11 اپریل 2007ء قبل نماز ظہر بمقام مسجد فضل لندن درج ذیل تفصیل سے مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائیں۔

جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخوں میں تبدیلی

اب جلسہ مورخہ 29-30-31 دسمبر 2007ء کو منعقد ہوگا

قبل ازیں جلسہ سالانہ قادیان 2007ء کے تعلق سے یہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ یہ جلسہ مورخہ 29,28,27 دسمبر کو منعقد ہوگا۔ اب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہی منظوری سے احباب جماعت کی اطلاع کیلئے یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ:۔ 116 واں جلسہ سالانہ قادیان عید الاضحیٰ کی تقریب سعید (جو انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ 20/21 دسمبر کو ہوگی) کے پیش نظر مورخہ 29-30-31 دسمبر 2007ء بروز ہفتہ اتوار، سوموار منعقد ہوگا۔

مجلس مشاورت: نیز انیسویں مجلس مشاورت جلسہ سالانہ کے معا بعد مورخہ یکم جنوری 2008ء بروز منگل وار منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے دعاؤں کے ساتھ تیاری شروع کریں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی نیز مبارک ہونے کیلئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

نماز جنازہ حاضر: مکرم مرزا سمیع احمد ظفر صاحب (آف انر پارک) 7 مارچ کو 81 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مرزا مولا بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ 1947 میں حفاظت مرکز کے سلسلہ میں قادیان آئے اور حفاظت کی ڈیوٹی دیتے رہے۔ اس کے بعد پاکستان ہجرت کے بعد کچھ عرصہ تک نظارت امور عامہ ربوہ میں بطور نائب محاسب خدمت کی توفیق پائی۔ 1962 سے آپ یوکے میں مقیم تھے۔ مرحوم بہت نیک، دُعاگو اور بزرگ انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب: مکرم چوہدری عبدالواحد ورک صاحب (آف اسلام آباد پاکستان) 7 مارچ کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، پرجوش داعی الی اللہ اور خدمت کا جذبہ رکھنے والے نیک انسان تھے۔ آپ نے کراچی، راولپنڈی اور اسلام آباد میں جماعتی اور ذیلی تنظیموں میں مختلف خدمات کی توفیق پائی۔

☆......اسی طرح مورخہ 27 مارچ 2007 کو قبل نماز ظہر بمقام مسجد فضل لندن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل تفصیل سے نماز جنازہ غائب وحاضر پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر: مکرمہ نصرت احمد صاحبہ (اہلیہ مکرم سعید احمد صاحب آف ٹوٹنگ) 23 مارچ 66 کو سال کی عمر میں لندن میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ اپنی فیملی کے ساتھ جون 2004ء میں جرمنی سے انگلستان شفٹ ہوئی تھیں۔ نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگر چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب: ۱۔ مکرم الحاج شیخ سمیع اللہ صاحب (ابن مکرم حاجی شیخ محمد عبداللہ صاحب مرحوم۔ سفینہ پرنٹ والے) 7 فروری کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت نڈر اور جوشیلے احمدی تھے۔ خدام الاحمدیہ میں مختلف حیثیتوں میں کام کیا۔ انصار اللہ میں بھی مسلسل خدمت کی توفیق پائی۔ 1984 کے آرڈیننس کے بعد کلمہ کیس میں دوبار جیل بھی جا چکے ہیں۔ جماعتی مقدمات میں ذاتی اثر ورسوخ اور تعلقات کی بناء پر ہمیشہ معاونت کرتے رہے۔ ان کی اہلیہ مکرمہ بشریٰ سمیع اللہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ فیصل آباد کے طور پر خدمت کی توفیق پارہی ہیں۔

۲۔ مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مظفر حسین عباسی صاحب مرحوم سابق انسپکٹر بیت المال ربوہ) 22 فروری کو 79 سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ موصیہ تھیں۔ جماعت کے ساتھ اخلاص کا تعلق رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔ پسماندگان میں 6 بیٹیاں اور 6 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اظہار تشکر و درخواست دُعا

خاکسارہ کے بیٹے عزیزم ڈاکٹر مبشر احمد چوہدری ولد عبدالحفیظ چوہدری کے نکاح کا ہمراہ عزیزہ مریم عزیز بنت عبدالعزیز گھمن ساکن کینیڈا بعوض پچیس ہزار کینیڈین ڈالر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس 26 جون 2005 کو اعلان فرمایا تھا۔ اللہ کے فضل سے 28 اکتوبر 2006 کو شادی عمل میں آئی۔ احباب جماعت و قارئین بدر سے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندان کیلئے باعث برکت بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ ہو۔ آمین۔

(سیدہ فریدہ جبین والدہ ڈاکٹر مبشر احمد چوہدری ولد عبدالحفیظ چوہدری ساکن نور آباد، نزوال، جموں)

معاصرین کی آراء:

بنگلہ دیش پاکستان کی راہ پر

پاکستان میں اس وقت جنرل مشرف کی فوجی ڈکٹیٹر شپ ہے تو بنگلہ دیش میں نئے انتخاب کرانے کیلئے قائم عبوری حکومت کی۔ بنگلہ دیش کے چیف الیکشن کمشنر کی غیر جانبداری پر الزام لگاتے ہوئے وہاں کی عوامی لیگ اور اس کی ساتھی پارٹیوں نے مظاہرے کئے جس سے ملک میں چناؤ غیر معین عرصہ کیلئے ٹل گئے۔

فخر الدین احمد کی قیادت والی عبوری حکومت جسے فوج کی حمایت حاصل ہے کی طرف سے سیاسی لیڈروں و حکام کی کرپشن کے خلاف وسیع مہم چل رہی ہے۔ 11 جنوری کو جہاں ایمرجنسی لاگو کرنے کے بعد 180 کرپٹ سیاسی لیڈروں، حکام اور بیوپاریوں کے خلاف کاروائی کی گئی۔ وہیں شیخ حسینہ کے چچیرے بھائی شیخ حلال کو کرپشن کے الزام اور خالدہ ضیاء کے بڑے بیٹے طارق رحمان کو اپنی ماں کے وزیر اعظم کے دور میں تاجروں سے کروڑوں روپے جبری اینٹھنے کے الزام میں 7 مارچ کو گرفتار کیا گیا۔ 16 اپریل کو خالدہ ضیاء کے چھوٹے بیٹے عرفات رحمٰن کو بھی کرپٹ طور طریقے اپنانے کے الزام میں قیدی بنالیا گیا۔

ادھر شیخ حسینہ اور ان کے 14 پارٹی والے گٹھ جوڑ کے 55 لیڈروں کے خلاف عبوری حکومت نے گزشتہ برس اکتوبر میں تشدد آمیز مظاہرے کو بھڑکانے جس میں 10 لوگوں کی موت ہوگئی تھی کے الزام میں قتل کا کیس درج کیا گیا ہے۔ اسی دوران ڈھاکہ کے ایک بیوپاری کی طرف سے بھی شیخ حسینہ کے خلاف کیس درج کرایا گیا ہے کہ انہوں نے اپنے وزیر اعظم کے دور میں اس سے 4 لاکھ ڈالر اینٹھے تھے۔ شیخ حسینہ ان دنوں امریکہ کے دورے پر ہیں اور انہیں عبوری حکومت کی طرف سے ملک واپس آنے سے منع کیا جارہا ہے۔

بنگلہ دیش میں ہوئے ایک دوسرے اہم سلسلہ واقعات میں اب عبوری حکومت نے خالدہ ضیاء کے چھوٹے بیٹے عرفات رحمان کو اس شرط پر رہا کیا ہے کہ خالدہ پاکستان کے جلاوطن وزیر اعظم نواز شریف کی طرح ہی ہمیشہ کیلئے مع خاندان سعودی عرب چلی جائیں۔ انہیں 22 اپریل تک ملک چھوڑنے کے لئے کہا گیا ہے لیکن خالدہ کی یہ شرط ہے کہ ان کے بڑے بیٹے طارق کو بھی رہا کرکے انکے ساتھ جانے دیا جائے۔

یہ ایک اتفاق ہی ہے کہ پاکستان کے دونوں سابق وزراء اعظم بے نظیر بھٹو اور نواز شریف غیر ملکوں میں بھٹک رہے ہیں اور بنگلہ دیش کی دونوں وزراء اعظم شیخ حسینہ و خالدہ ضیاء بھی جلاوطنی کی جانب گامزن ہیں۔ پاکستان میں فوجی مشرف اپنا شکنجہ مضبوط کر رہے ہیں تو بنگلہ دیش میں فوجی حمایت والی عبوری حکومت اپنی ڈکٹیٹر شپ۔

بنگلہ دیش میں عبوری حکومت نے کرپشن اور رجعت پسندی پر ہاتھ تو ڈالا ہے لیکن وہاں جمہوریت جلد لوٹ کر آئے گی اس میں اب شک ہو رہا ہے۔ اب دونوں ہی ممالک ایک ہی راہ پر چل پڑے۔

(روزنامہ ہند سماچار 19 اپریل 2007)

قصہ اسلام آباد (پاکستان) کی لال مسجد کا

پاکستان کی راجدھانی اسلام آباد میں جونئر سرکاری حکام اور کارکنوں کی بستی کے پاس واقع آب پارہ مارکیٹ کو ایک ایسا بازار مانا جاتا ہے جہاں کوئی بھی چیز اسلام آباد کے پوش بازاروں کے مقابلے آدھے داموں پر ملتی ہیں اس کے علاوہ یہاں وہ بھی چیزیں مل جاتی ہیں جو کہیں اور مل پانا مشکل ہوتی ہیں۔ اس سال فروری سے یہاں کچھ ایسے افراد کی آمد ہونے لگی جو خریداری کے لئے نہیں بلکہ کچھ اور ہی مقصد سے آتے ہیں۔ دس یا پندرہ کے گروہوں میں برقعہ پوش عورتیں ہاتھوں میں ڈنڈے لئے آتی ہیں اور انہیں اپنا کام بند کرنے کو کہتی ہیں۔ کئی مرتبہ تو وہ دن میں چار پانچ مرتبہ تک آکر دھمکیاں دے جاتی ہیں کہ تمہارا یہ کام اسلام کے خلاف ہے۔

دراصل اسلام آباد کی لال مسجد کی طرف سے دو مدرسے چلائے جاتے ہیں جن میں ایک ''جامعہ فردین''، لڑکوں کا مدرسہ ہے جبکہ ''جامعہ حفصہ'' لڑکیوں کا مدرسہ ہے یہ مسجد اور مدرسے طالبان کی جانب جھکاؤ رکھنے کے لئے جانے جاتے ہیں ان کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ دہشت گردی کی حمایت اور حوصلہ افزائی بھی کرتے ہیں۔ علاقہ کے دوکانداروں کے مطابق کبھی کبھی لڑکوں کے گروپ بھی آتے ہیں جو اکثر دوکانداروں کو یہ دھمکا کر چلے جاتے ہیں کہ وہ مسجد سے آئے ہیں۔ شروع شروع میں کسی بھی دکاندار نے ان کی اس طرح آمد کو سنجیدگی سے نہیں لیا۔ لیکن ماہ مارچ میں ان کی طرف سے آب پارہ مارکیٹ کے پاس واقع ایک مکان سے تین عورتوں کو اغوا کیا گیا اور دو دن قیدی بنا کر رکھا گیا۔ اسی طرح انہوں نے دو پولیس کارکن کو بھی اغوا کیا۔

لال مسجد کے امام عبدالعزیز غازی نے دھمکی دی ہے کہ اگر سرکار نے ایک ماہ کے اندر اسلام آباد میں جسم فروشی کے اڈوں اور فلمیں و سنگیت کے کیسٹ بیچنے والی دکانوں کو بند نہیں کروایا تو مسجد کے مدرسوں کے طلباء اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے لیں گے۔ انہوں نے یہ بھی دھمکی دی کہ اگر سرکار نے انہیں روکنے کی کوشش کی تو یہ لڑکے اور لڑکیاں خودکش حملے کرنا شروع کردیں گے۔ آب پارہ کے دکانداروں کو اب یہ فکر ستانے لگی ہے کہ نہ جانے کب کس دوکانداروں کو لال مسجد کی طرف سے غیر اسلامی قرار دے دیا جائے ایسی حالت میں وہی سب سے پہلے مدرسوں کے طلباء و طالبات کے غصے کا نشانہ بنیں گے

پاکستان کے شمال مغربی صوبہ سرحد میں جس طرح بنیاد پرستوں کی طرف سے قدم اٹھائے جارہے ہیں اس کا اثر دوسرے علاقوں میں بھی پڑ رہا ہے یہ کہا جارہا ہے کہ اس پر اب سرکار کا کوئی کنٹرول نہیں رہ گیا لگتا ہے یہ افغانستان کی سابق طالبان حکومت کی طرح ہی پاکستان میں بھی بنیاد پرست نظام چاہتے ہیں۔ بجور، مردان اور ان کے آس پاس کے علاقوں میں کہا گیا ہے کہ وہ گاہکوں کی داڑھیاں بنانا بند کردیں۔

لیکن آب پارہ کوئی دور دراز کے علاقہ میں واقع نہیں ہے بلکہ یہ تو راجدھانی اسلام آباد کا ہی ایک سبستی ہے یہاں صدارتی محل، وزیر اعظم کا آفس، اہم وزارتوں کے دفاتر قومی اسمبلی وغیرہ واقع ہیں پھر بھی یہاں سرکار کی نہیں چلتی اور یہاں لال مسجد کو چلانے والے دو بھائیوں عبدالعزیز اور عبدالرشید کی ہی چلتی ہے۔ وہ آئے دن سرکار کو کوئی نہ کوئی چیلنج دیتے ہیں۔ جب گزشتہ دنوں اسلام آباد کیپیٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے سرکاری زمین پر قبضہ کر کے بنائی گئی 80 مسجدوں کو گرانے کی مہم شروع کی تو جامعہ حفصہ کی لڑکیوں نے مخالفت ظاہر کرتے ہوئے اپنے مدرسہ کے نزدیک واقع بچوں کی ایک لائبریری پر قبضہ کرلیا۔ اور گھروں پر دھاوے بولے۔ لال مسجد کے مولویوں نے اب پاکستان میں شرعی عدالت کو بھی قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اب ان باتوں کو دیکھتے ہوئے پاکستان میں یہ پوچھا جارہا ہے کہ سرکار کہاں ہے؟ پھر سرکار نے کسی طرح جامعہ حفصہ کی لڑکیوں کی طرف سے یرغمال بنائے گئے پولیس والوں اور عورتوں کو رہا کروایا۔

ابھی تک تو طالبان لڑاکے ہی شدید تیور والے مانے جاتے تھے لیکن اب لال مسجد کی جامعہ حفصہ نے بھی طالبانی لڑکیوں کی فوج کھڑی کرنی شروع کردی ہے۔

ہر ماہ 50 ہزار عراقی ملک چھوڑ رہے ہیں

اقوام متحدہ کے ادارہ برائے مہاجرین کے اندازے کے مطابق ہر ماہ 50 ہزار عراقی ملک میں امن عامہ کی بگڑتی ہوئی صورتحال سے بچنے کیلئے ملک چھوڑ رہے ہیں۔ اقوام متحدہ نے امیر ملکوں سے اپیل کی ہے کہ عراق میں پیدا ہونے والے انسانی بحران سے نپٹنے کے لئے مالی امداد کریں۔ جینوا میں اقوام متحدہ کے زیر اہتمام 60 ملکوں کی کانفرنس میں عراق میں جاری جنگ کی وجہ سے 40 لاکھ بے گھر ہونے والے عراقیوں کی حالت زار پر غور کیا گیا۔ ایک اندازے کے مطابق ابھی تک 40 لاکھ عراقی شہری بے گھر ہو چکے ہیں اور ان میں 20 لاکھ اردن، شام، مصر اور لبنان میں پناہ لے چکے ہیں۔ اقوام متحدہ کے مطابق 1948ء میں اسرائیل کے وجود میں آنے کے وقت فلسطینیوں کی بڑے پیمانے پر نقل مکانی کے بعد یہ سب سے بڑی نقل مکانی ہے۔

امریکہ اور برطانیہ کی عراق پالیسی نے خطے میں دہشت گردی کے نئے سلسلہ کو جنم دیا

ایک برطانوی تھنک ٹینک نے عراق کے بارے میں اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کی عراق پالیسی نے خطے میں دہشت گردی کے ایک نئے سلسلے کو جنم دیا ہے۔ آکسفورڈ ریسرچ گروپ کے مطابق امریکہ اور برطانیہ نے فوجی طاقت کے ذریعے مسئلہ کو دبانے کی کوشش کی ہے جبکہ ان مسائل کے دیرپا حل کیلئے ان کی جڑوں کو ختم کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اس گروپ نے خبردار کیا ہے کہ اس پالیسی کی وجہ سے ایران، شام اور شمالی کوریا کو شہ ملی ہے جبکہ القاعدہ افغانستان میں ایک مرتبہ پھر سر اٹھا رہی ہے۔

برطانیہ کے ایک اور خیراتی ادارہ اوکسفام نے اپنی علیحدہ رپورٹ میں کہا ہے کہ عراق پر حملے کی وجہ سے عالمی سطح پر برطانیہ کی ساکھ کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ گزشتہ سال اپنی رپورٹ میں اوکسفام نے چار ایسے عناصر کا تعین کیا تھا جن کی وجہ سے اس کے بقول دنیا عدم استحکام کا شکار ہوئی ہے۔ عالمی سطح پر رونما ہونے والی موسمیاتی یا ماحولیاتی تبدیلیاں، قدرتی وسائل کے حصول کیلئے بڑھتی ہوئی کشمکش، دنیا میں بڑھتی ہوئی معاشی ناہمواریاں اور فوجی طاقت اور عسکری ٹیکنالوجی کا پھیلاؤ ان چار عناصر کا اوکسفام کی رپورٹ میں ذکر کیا گیا تھا۔

شراب کی معمولی مقدار بھی دل کیلئے نقصان دہ

شراب نوشی خواہ معمولی مقدار میں ہی کیوں نہ ہو دل کیلئے اچھی نہیں ہے۔ دنیا بھر میں اب تک ڈیڑھ کروڑ سٹڈیز کی گئی ہیں جن میں شراب اور دل کے تعلق کا جائزہ لیا گیا ہے۔ ایک بھی سٹڈی میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ شراب نوشی دل کی کارگزاری کیلئے موزوں ہے اس بات کا انکشاف ایک مباحثہ میں حصہ لینے والے سرکردہ بھارتیہ کارڈیالوجسٹوں نے کیا ہے۔ ڈاکٹروں نے بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا کہ شراب نوشی سے انسانی جسم میں زہریلے مادہ کی مقدار بڑھ جاتی ہے جو دل کو نقصان پہنچاتی ہے اور اسے خراب کر دیتی ہے۔ اس لئے شراب نوشی بند کردینی چاہئے۔

ماہرین قلب نے تجویز دی ہے کہ شہروں میں کھمبیوں کی طرح اُگے شراب خانوں اور بار ہاؤسوں پر پابندی لگائی جائے۔ خاص طور پر دہلی جیسے شہر میں فوری روک لگادی جائے۔

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16288 :: میں ٹی ساجدہ زوجہ سی۔جی عبدالقیوم قوم احمدیہ مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن کاوارتی ڈاکخانہ کاوارتی ضلع کاوارتی صوبہ لکشدیپ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.11.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے سونے کی ایک چین 24 گرام۔ چوڑیاں دو عدد 12 گرام۔ کانوں کے زیور 4 گرام کل 40 گرام کل قیمت 24000 روپے ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سی۔جی عبدالقیوم　　الامۃ ٹی ساجدہ　　گواہ کے کے محمد جلال الدین

وصیت 16289 :: میں سی۔جی عبدالقیوم ولد اے کے محمد کویا قوم احمدی مسلمان پیشہ JE(C) عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن کاوارتی ڈاکخانہ کاوارتی ضلع کاوارتی صوبہ لکشدیپ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 19.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ زمین ضلع کوزی کوڈ میں 300 سکوائر میٹر سروے نمبر 21/7 (دوبارہ سروے نمبر 22/1) رقبہ 7.50 سینٹ، قیمت 3 لاکھ روپے۔ اس زمین میں رہائشی مکان جس کی قیمت 4 لاکھ روپے ہے۔ کالا پانی میں زمین: یہ زمین مشترکہ مادری ہے۔ جس کا بٹوارہ نہیں ہوا۔ میرا گزارا آمد ماہانہ 15,385 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سی۔جی عبدالکریم　　العبد سی۔جی عبدالقیوم　　گواہ کے کے محمد جلال الدین

وصیت 16290 :: میں کے آئی منیرابی زوجہ سی محمد کویا قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن کاوارتی ڈاکخانہ کاوارتی ضلع لکشدیپ صوبہ لکشدیپ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 19.11.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ زمین: منی کوئی میں واقع سروے نمبر 368/IC-5 رقبہ 385 سکیئر میٹر۔ قیمت ایک لاکھ روپے۔ میٹ چکل میں مشترکہ زمین۔ زیورات سونے کے چالیس گرام۔ قیمت 25000 روپے۔ مشترکہ فیملی کا چھوٹا سہ پکا گھر۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 9686 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم عبدالرحیم پوکویا　　الامۃ کے آئی منیرابی　　گواہ سی جی عبدالھوم

وصیت 16291 :: میں اے ایم رشیدہ زوجہ کے آئی علی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن منی کوئی ڈاکخانہ منی کوئی ضلع لکشدیپ صوبہ لکشدیپ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 15.11.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ سونے کی چین ایک عدد 23 گرام قیمت 14950 سونے کے کان کے زیور 6 گرام قیمت 3900 روپے سونے کی چوڑیاں 16 گرام قیمت 10400 روپے۔ کل قیمت 29250 روپے۔ خاوند کی ماہانہ تنخواہ 6047 روپے ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی تمیری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے آئی علی　　الامۃ اے ایم رشیدہ　　گواہ سی جی شریف احمد

وصیت 16292 :: میں وی ایم محمد صفوان ولد وی اے محمد ماسٹر قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 25 سال تاریخ بیعت 1985 ساکن کاکناڈ ڈاکخانہ ترکاکرہ ضلع ایرناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 26.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد نجیب خان　　العبد محمد صفوان وی ایم　　گواہ وی اے محمد ماسٹر

وصیت 16293 :: میں ایم عبدالرحیم پوکویا ولد سی۔جی ماتھو کویا قوم احمدی مسلمان پیشہ سرکاری ملازمت عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن کاوارتی آئی لینڈ ڈاکخانہ کاوارتی آئی لینڈ ضلع لکشدیپ صوبہ لکشدیپ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 19.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ مشترکہ ہے، میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 15488 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سی۔جی عبدالقیوم کویا　　العبد ایم عبدالرحیم پوکویا　　گواہ سی۔جی عبدالکریم

وصیت 16294 :: میں کرامت احمد ولد شرافت احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 5.12.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد　　العبد کرامت احمد　　گواہ حمید الدین خان

وصیت 16295 :: میں صہیب احمد عاصف متعلم جامعہ احمدیہ ولد مولوی نور السلام قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 5.12.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 470 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد　　العبد صہیب احمد عاصف　　گواہ مشتاق احمد خان

وصیت 16296 :: میں حمید الدین خان ولد کمال الدین خان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 5.12.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد　　العبد حمید الدین خان　　گواہ کرامت احمد

وصیت 16297 :: میں شیخ مبارک احمد ولد شیخ عبدالمومن قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 3.12.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ 9 مرلہ زمین واقعہ ہرچوال روڈ خسرہ نمبر (1-66/10/10)۔ 15 مرلہ زمین والد صاحب مرحوم کی واقعہ نزد مکان ڈاکٹر مظفر بنگالی صاحب جس میں والدہ محترمہ چار بھائی اور تین بہنیں شریک ہیں۔ خسرہ نمبر 1-60/18/23 میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ مجاہد احمد　　العبد شیخ مبارک احمد　　گواہ علی حسن

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 56 | Thursday | 26th April 2007 | Issue No.17

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

القدوس وہ ذات ہے جو تمام پاکیزگیوں کا جامع ہے اور صرف عیوب سے مبرّا نہیں بلکہ ہر قسم کی خوبی بھی اپنے اندر رکھتا ہے

پس اگر ایک احمدی خدا تعالیٰ کی قدوسیت کا اظہار اور اس کے جلوؤں کو اپنے وجود کے لئے حاصل کرنا چاہتا ہے تو اُسے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنی ہوگی

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 20 اپریل 2007 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ایک صفت قدوس ہے مختلف مقامات میں اس کے معانی لغات میں اور پرانے مفسرین کے اپنی تفسیروں میں بیان کئے گئے ہیں۔ تاج العروس میں لکھا ہے القدوس اللہ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے القدوس کے معنیٰ ہیں وہ ذات جو تمام عیوب اور نقائص سے منزہ ہے، المبارک وہ ذات جو بابرکت ہے۔ تقدیس کے معنیٰ تطہیر یعنی اللہ عزوجل کو پاک و بے عیب قرار دینا۔ مفردات امام راغب میں لکھا ہے التقدیس اللہ کی طرف سے عطا ہونے والی وہ طہارت ہے جس کا ذکر ارشاد ربانی ویطہرکم تطھیرا میں آتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف تفاسیر کے حوالے سے فرمایا: کہ تمام تفاسیر میں تقریباً ملتے جلتے معنی ہی بیان کئے گئے ہیں۔ پھر فرمایا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گزشتہ تفاسیر سے جو معانی اخذ کئے ہیں ان کے مطابق آپؓ فرماتے ہیں: القدوس وہ ذات ہے جو تمام پاکیزگیوں کا جامع ہے صرف عیوب سے مبرّا نہیں، بلکہ ہر قسم کی خوبی بھی اپنے اندر رکھتا ہے وہ تو ان خوبیوں کو بھی جانتا ہے جو موجود ہیں اور ان کو بھی جن کا انسانی عقل احاطہ نہیں کر سکتی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ فرشتوں نے آدم کی پیدائش کے وقت جو یہ کہا تھا کہ ”نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ“ یعنی آدم کی پیدائش کی کیا ضرورت ہے ہم تیری تسبیح بیان کرتے ہیں اور تیری پاکیزگی کا اظہار کرتے ہیں اس تعلق میں حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کی نظر ان صلحاء پر تھی جو انسانی دماغ کی تخلیق کے نتیجہ میں فساد پیدا کرنے والے تھے۔ خدا تعالیٰ آدمی کی پیدائش میں آنحضرت ﷺ کے وجود کو دیکھ رہا تھا اور فرشتوں کو ابو جہل جیسے لوگ نظر آ رہے تھے۔ خدا تعالیٰ ایسے بندوں کو دیکھ رہا تھا جو اس کے محبوب بننے والے تھے اور اس کائنات کی پیدائش کا مقصد بننے والے تھے اور جن کے متعلق آتا ہے ”لَوْ لَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ“۔ کہ اے رسول اللہ ﷺ! اگر آپ کی پیدائش مقصود نہ ہوتی تو میں اس کائنات کو پیدا نہ کرتا۔ پس کامل لوگ اس بات کا ثبوت ہیں کہ فرشتوں کا اعتراض غلط تھا۔ آج تک ہم اس قدوس خدا کے حقیقی پرتو کو ان الٰہی کاملین کی وجہ سے پاتے ہیں اور آج تک ہم اللہ تعالیٰ کی قدوسیت کے جلوے آنحضرت ﷺ کے وجود کے فیض سے حاصل کر رہے ہیں پس اگر ایک احمدی خدا تعالیٰ کی قدوسیت کا اظہار اور اس کے جلوؤں کو اپنے وجود کے لئے حاصل کرنا چاہتا ہے تو اُسے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنی ہوگی۔ تب ہی اس زمانے کے امام کو ماننے کا فائدہ ہوگا۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کیلئے اور اس پاک ذات سے اپنا تعلق جوڑنے کیلئے خود کو پاک کرنا نہایت ضروری ہے پس ہر ایک کو چاہئے کہ اگر پاک ہونا ہے تو آنحضرت ﷺ کے تعلیمات کے پیچھے چلے۔ اگر ہم عمل نہیں کریں گے تو ہم اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والے نہیں کہلائیں گے اور آنحضرت ﷺ کی طرف جانے والے نہیں کہلا سکیں گے اور خدا کی صفت قدوسیت سے فیض پانے والے نہیں کہلا سکیں گے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی بعثت کے وقت عربوں کی ضلالت و گمراہی اور بہائم جیسی حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ کے طفیل وہ بہائم خصلت لوگ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بن گئے۔ صحابہؓ زمین کے نیچے سے لئے گئے اور آسمانوں کی بلندیوں تک پہنچائے گئے اور قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے وہ ایسے پاکباز ہو گئے کہ آج تک دنیا ان کی نیکی اور تقویٰ کی مثالیں دیتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی تاثیرات روحانیہ کا سلسلہ آج بھی جاری ہے وہ قیامت تک بند نہیں ہوگا۔

پس اگر اب بھی وہی قدوس خدا ہے۔ اور آج بھی اس کے رسول ﷺ کی قوت قدسیہ کا فیض جاری ہے اور اس کی پاک کتاب کی تاثیرات آج بھی قائم ہیں آنحضرت ﷺ کے غلام امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر یہ سب باتیں ہمیں خدا تعالیٰ کی قدوسیت کے نظارے دکھانے والی ہونی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے اندر قدوس خدا کا پرتو اور اس کے جلوے ظاہر کرنے والا بنائے۔ ☆☆☆

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1- ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

2- دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں

3- بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ الحمد للہ رب العلمین ○ الرحمن الرحیم ○ ما لک یوم الدین ○ ایاک نعبد وایاک نستعین ○ اھدنا الصراط المستقیم ○ صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ○ (روزانہ کم از کم سات دفعہ پڑھیں) ترجمہ:: اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستہ پر چلا ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تُو نے انعام کیا جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے

4- رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (البقرہ:251)
ترجمہ:: اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر
(روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5- رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (ال عمران:9) ترجمہ:: اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6- اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ
ترجمہ:: اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7- اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ ترجمہ:: میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے اور میں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ
ترجمہ:: اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے۔ اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ ابراهيم اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كما باركت على ابراهيم وعلىٰ آل ابراهيم انك حميد مجيد ترجمہ:: اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمتیں بھیجیں۔ یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکتیں بھیجیں یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

Composing & Designing : Krishan Ahmad Qadiani